ایڈیٹر:۔
برکات احمد راجیکی
اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۱ | ۲۱ ہجرت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۲۶ شعبان ۱۳۷۱ ہجری مطابق ۲۱ مئی ۱۹۵۲ عیسوی ۔ | نمبر ۱۱

خلافت راشدہ کے امتیازات!

از رشحاتِ قلم حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اسلام میں خلافتِ راشدہ کے امتیازات ہفات ہیں:۔

اوّل:۔ انتخاب۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔

یہاں امانت کا لفظ ہے لیکن ذکر چونکہ حکومت کا ہے اس لئے امانت سے مراد امانتِ حکومت ہے آگے طریق انتخاب کو مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔ چونکہ خلافت اس وقت سیاسی تھی مگر اس کے ساتھ مذہبی بھی۔ اس لئے دین کے قائم ہونے تک اُس وقت کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انتخاب صحابہ کریں کہ وہ دین اور دیندار کو بہتر سمجھتے تھے۔

ورنہ ہر زمانہ کے لئے طریق انتخاب الگ ہو سکتا ہے اگر خلافت صحابہؓ کے بعد چلتی تو اُس پر بھی غور ہو جاتا کہ صحابہؓ کے بعد انتخاب کس طرح ہُوا کرے بہرحال خلافت انتخابی ہے اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔

دوم:۔ شریعت۔

خلیفہ پر اوپر سے شریعت کا دباؤ ہے وہ مشورہ کو رد کر سکتا ہے مگر شریعت کو رد نہیں کر سکتا۔ گویا وہ کانسٹی ٹیوشنل ہیڈ ہے آزاد نہیں۔

سوم:۔ شوریٰ۔

اوپر کے دباؤ کے علاوہ نیچے کا دباؤ بھی اس پر ہے یعنی اُسے تمام اہم امور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہو سکے اُس کے ماتحت چلنا ضروری ہے۔

چہارم:۔ اندرونی دباؤ یعنی اخلاقی

علاوہ شریعت اور شوریٰ کے اس پر نگران اس کا وجود بھی ہے۔ کیونکہ وہ مذہبی رہنما بھی ہے اور نمازوں کا امام بھی۔ اس وجہ سے اُس کا دماغی اور شعوری دباؤ اور نگرانی بھی اسے راہِ راست پر چلانے والا ہے۔ جو خالص سیاسی منتخب یا غیر منتخب حاکم پر نہیں ہوتا۔

پنجم:۔ مساوات۔

خلیفہ اسلامی انسانی حقوق میں مساوی ہے جو دنیا میں اور کسی حاکم کو حاصل نہیں۔ وہ اپنے حقوق عدالت کے ذریعے سے لے سکتا ہے۔ اور اس سے بھی حقوق عدالت کے ذریعہ سے لئے جا سکتے ہیں۔

ششم:۔ عصمتِ صغریٰ۔

عصمت صغریٰ اُسے حاصل ہے یعنی اُسے مذہبی مشین کا پرزہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ایسی غلطیوں سے اسے بچایا جائیگا جو تباہ کن ہوں اور خاص خطرات میں اسکی پالیسی کی اللہ تعالیٰ تائید کریگا اور اُسے دشمنوں پر فتح دیگا۔ گویا وہ مؤید من اللہ ہے اور دوسرا کسی قسم کا حاکم اس میں اسکا شریک نہیں۔

ہفتم:۔ وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے اسلئے اسکا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہو سکتا وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے اسکے لئے کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اسکی طرف مائل ہونا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے کسی ایک طرف خواہ شخصی ہو یا قومی ہو نہ جھکے"۔

رسالہ الفرقان خلافت نمبر

بھائی عبدالرحمٰن پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر دار المسیح قادیان سے شائع کیا۔

مشرقی پنجاب اسمبلی کے انتخابات اور نئی وزارت کے قیام پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کی تاریں اور انکے جوابات

احمدیہ جماعت اپنی ابتداء سے ہی امن پسند اور حکومت وقت کیساتھ تعاون کرنے کے لئے مشہور ہے۔ اور جماعت کی یہ خصوصیت تمام دنیا میں جہاں جہاں بھی افراد جماعت پائے جاتے ہیں نمایاں ہیں۔ احمدیت کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ سیاست کو کبھی بھی اخلاقیات سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کسی ملک کی حفاظت اور بہبودی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا داخلی امن و اتحاد قائم ہو۔ اور رعایا باعتبار سے حکومت کی وفادار اور اس کی خیر اندیش ہو۔ اور یہ جماعت کے افراد نے کبھی بھی بغاوت یا عدم تعاون کی کسی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یہاں تک کہ سٹرائیک (ہڑتال) سے بھی اجتناب کیا ہے۔ یہ جذبہ اور خصوصیت تمام دنیا کے احمدیوں میں پائی جاتی ہے۔ جہاں ہندوستان کے رہنے والے احمدی ہند سرکار کے مطیع، فرمانبردار اور پابند قانون ہیں۔ وہاں پاکستان اور دوسرے ممالک کے رہنے والے احمدی بھی اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار اور اطاعت گذار ہیں۔

اس تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی وزارتوں کے قیام پر ہر صوبہ کے احمدیوں نے اپنی اپنی حکومت ذمہ دار افسران کو اپنی اطاعت و تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اور مرکز سلسلہ کی طرف سے جناب ناظر صاحب اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو مبارکباد کے تار اور خطوط بھجوائے ہیں ان میں سے بعض کے جوابات قارئین کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

یوم آزادی اور پبلک ڈے کی تقریبات اور دوسری ملکی تحریکات میں بھی ہمیشہ احمدیہ جماعت کے افراد پیش پیش رہتے ہیں اور قادیان میں تو احمدیہ جماعت باوجود ایک چھوٹی سی اقلیت کے ان قومی اور ملکی تقریبات کی وجہ سے رونق ہوتی ہے۔ اگر ملک کی دوسری اقوام بھی اسی جذبہ اور روح سے کام کریں تو ملک اور حکومت کی بہت سی مشکلات دور ہو جائیں۔

(۱) جناب بھیم سین صاحب سچر وزیر اعظم پنجاب (انڈیا) اپنے خط مورخہ ۸ رمئی ۱۹۵۲ء بنام جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپکی مبارکباد کا بہت بہت شکریہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوستوں کی امداد اور تعاون سے میں پنجاب کے لوگوں کی حالت کو درست کرنے اور صوبہ کے متفرق اہم مسائل کو بہت حد تک حل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

دستخط (بھیم سین سچر)

(۲) جناب ڈاکٹر ست پال صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی اپنے خط مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۲ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

میرے پیارے ناظر

میں آپکا اور احمدیہ جماعت کا مبارکباد کے تار پر جو آپ نے میرے پنجاب اسمبلی کے سپیکر بننے پر دیا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپکے جذبات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

[illegible] عزت و احترام کرتا ہوں [illegible] [illegible] [illegible]

دستخط (ست پال)

(۳) سردار سورن سنگھ صاحب وزیر راجیکٹس اپنے خط مورخہ ۲۱ر اپریل میں لکھتے ہیں

"میں احمدیہ جماعت کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میرے پنجاب کی وزارت میں شامل ہونے پر مجھے بذریعہ تار مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔ میں ان نیک خواہشات اور دعاؤں کی وجہ سے امید کرتا ہوں کہ میں اس اعتماد کا اہل ثابت ہوں گا جو پنجاب کے لوگوں نے مجھ پر کیا ہے۔

(دستخط) سورن سنگھ

نوٹ:۔ اب سردار صاحب موصوف مرکزی وزارت میں لے لئے گئے ہیں۔

(۴) جناب لالہ جگت نرائن صاحب وزیر تعلیم پنجاب اپنے خط مورخہ ۲ رمئی میں تحریر کرتے ہیں:۔

"میں آپ کی مبارکباد کا جو آپنے میرے وزارت کے عہدہ پر مقرر ہونے پر بھجوائی ہے مشکور ہوں اپنے نئے فرائض کی ادائیگی میں یہ میری انتہائی کوشش ہوگی کہ اپنے صوبہ کے لوگوں کی حالت کو درست کروں اور اپنے ملک کو ترقی اور خوشحالی کے رستہ پر گامزن کروں۔

مجھے اس امر کا احساس ہے کہ بہت بھاری ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے دوست اور ساتھی اس مشکل وقت میں میرے ملک کی خدمت کرنے میں میرا ہاتھ بٹائیں گے۔

(دستخط) جگت نرائن

(۵) جناب سردار اجل سنگھ صاحب وزیر مال پنجاب اپنے خط مورخہ ۲۱ر اپریل میں تحریر کرتے ہیں:

"میرے حکومت پنجاب کا وزیر مقرر ہونے پر آپکی طرف سے مبارکباد کے پیغام کا شکریہ۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان کی قدر کرتا ہوں اور ان کے لئے شکر گذار ہوں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں صوبہ کی خدمت اور اس اعتماد پر جو لوگوں نے مجھ پر کیا ہے پورا اترنے کی انتہائی کوشش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ مجھے آپکی امداد اور تعاون حاصل رہے گا۔

(دستخط) اجل سنگھ

(۶) جناب چوہدری سندر سنگھ صاحب وزیر محنت حکومت پنجاب اپنے خط مورخہ ۱۱ر اپریل تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی مبارکباد کے بذریعہ تار پیغام کا جو میری وزارت میں شمولیت پر آپ نے بھجوایا بہت شکریہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے تعاون کے ساتھ میں اپنی پوری جدوجہد صوبہ کے لوگوں کی حالت سدھارنے کی کروں گا۔ بالخصوص ذات پات کے شکار سماج کی برائیوں اور مصیبتوں کو دور کرنے اور پسماندہ اقوام کی حالت کو درست کرنے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔ خدا کرے کہ مجھے اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق دلی توفیق عطا فرمائے۔"

دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں۔

(دستخط) سندر سنگھ

(۷) جناب سردار تیجا سنگھ صاحب اکبر پوری ممبر پارلیمنٹ تحریر کرتے ہیں:۔

نوازشنامہ آپ کا باعث فخر ہوا۔ یاد آوری کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اس کامیابی کی مبارکباد ہم کو تو پانچ سال کے بعد ملے گی لیکن فی الحال تو آپ اس کے مستحق ہیں۔ جن کی مہربانی اور رحمت سے ہم لوگ ممبر بنے ہیں۔ یا ان غریب لوگوں کو ہے جو کہ رہنے کو کٹی (مکان) نہیں کھانے کو گلی (روٹی) نہیں اور اوڑھنے کو جُلّی (لحاف) نہیں۔

میں پھر دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

(دستخط) تیجا سنگھ اکبر پوری ۲۱-۴-۵۲

(۸) جناب سردار اُتم سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے تحریر کرتے ہیں۔

"میں آپکے خط مورخہ ۷ فروری اور احمدیہ لٹریچر کا جو آپنے بھجوایا ہے شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے اس کو فی الحال تھوڑا سا دیکھا ہے یہ بہت عمدہ ہے۔ اگر کوئی شخص اس لٹریچر اور تعلیمات پر پورا پورا عمل کرے تو مجھے یقین ہے کہ اس کی تمام برائیاں دور ہو سکتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر سکتا ہے۔"

میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(۹) جناب پربودھ چندر صاحب ایم۔ ایل۔ اے گورداسپور تحریر کرتے ہیں۔

"میں آپ کے پیغام کا شکر گذار ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس اعتماد پر پورا اتروں گا جو مجھ پر کیا گیا ہے مہربانی فرما کر اپنی جماعت کو بھی شکریہ کا پیغام پہنچا دیا

(۱۰) جناب مولوی عبدالغنی صاحب ڈار تحریر کرتے ہیں۔

"پیغام محبت کے لئے شکریہ آپ دعا فرمائیں کہ میں عوام کی خدمت کر سکوں"۔

(۱۱) مسٹر موہن لال صاحب ایڈوکیٹ ممبر پنجاب کونسل اپنی چٹھی مورخہ ۲۱-۴-۵۲ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"خدا کے فضل سے میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے انتخاب میں حلقہ ہوشیار پور کانگڑہ اور گورداسپور میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی امداد اور اپنی ووٹ دے کر کامیاب کیا۔ اب جبکہ میں منتخب ہو گیا ہوں میں خدا سے تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے کافی قوت عطا فرما دے۔ تاکہ میں اس اعتماد پر پورا اتر سکوں۔ جو آپ لوگوں نے مجھ پر کیا ہے۔ اور اپنے فرائض کو دیانتداری اور قابلیت سے سرانجام دے سکوں"۔

دعائے مغفرت

برادرم چوہدری محمد نواز خاں صاحب خلف الرشید چوہدری سردار خانصاحب ٹیکنیکل اسسٹنٹ افسر راولپنڈی بعمر ۳۳ سال عرصہ قریباً ½ ۱ سال بستر علالت پر بیمار رہکر ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم ایک ہونہار نہال تھے۔ سیکنڈ لفٹیننٹ بھرتی ہوئے۔ مگر موت نے عین عنفوان شباب میں آدبایا۔ مرحوم بہت ہی ہمت والے اور زندہ دل تھے۔ لمبی بیماری کو جس صبر و سکون سے برداشت کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ آخری دم تک والدین کو حوصلہ اور تشفی دیتے رہے۔ ابھی دو ہی سال کا عرصہ ہوا کہ مرحوم کی تقریب نکاح بڑی خوشیوں میں ہوئی۔ اور رخصتانہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں کہ اللہ کو پیارا ہوا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے غمزدہ والدین عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر شریف احمد [illegible]
دار المسیح قادیان [illegible] ۹-۵-۵۲

اعلان نکاح

میرے برادر چوہدری منظور احمد صاحب درویش قادیان ولد چوہدری [illegible] احمد صاحب کا نکاح محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ بنت [illegible] صاحب مرحوم [illegible] کے ساتھ مبلغ پانصد روپے مہر پر مورخہ ۵ [illegible] کو امیر صاحب مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

منظور احمد منیر درویش
دفتر میگزین بک [illegible] قادیان

ہماری اماں جان (نوراللہ مرقدھا)

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابھی نہ میرے دل و دماغ میں طاقت تھی نہ ہاتھوں میں سکت۔ کہ میں کچھ لکھ سکوں۔ مگر آج ۶ مئی کے الفضل میں ایک روایت کی تصحیح کے لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ میں یہ چند سطور لکھ دوں۔

(۱) برادرم خان عبدالمجید خان کی جو تحریر شائع ہوئی ہے اس میں ۱۹۰۸ء یا ۱۹۰۷ء میں حضرت اماں جان کا کپورتھلہ جانا غالباً کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔ ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء ہوگا۔ کیونکہ حضرت ام المومنین علیہا السلام ۱۹۰۸ء یا ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کے علاوہ کہیں تشریف نہیں لے گئیں۔ کپورتھلہ ضرور آپ گئی ہیں۔ مگر جب میری شادی ہو چکی تھی۔ سنہ ٹھیک مجھے یاد نہیں۔ وہاں سے واپسی پر آپ وہاں کا ذکر فرماتی رہی ہیں۔ کپورتھلہ کی جماعت کے لوگ بھی ان لوگوں میں تھے۔ جن سے آپ خاص محبت فرماتی تھیں۔

(۲) برادرم احمد اللہ خان کی والدہ صاحبہ نے جن کو اس زمانہ میں "صغیر کی اماں" کہہ کر مخاطب کیا جاتا تھا۔ حضرت اماں جان کی بہت مدد اور خدمت کی ہے۔ کھانا شاید کسی وقت حسب ضرورت پکایا ہو۔ مگر وہ عام طور پر مہمانوازی کا سامان۔ بستر چارپائیاں۔ برتن سنبھالنے۔ رکھنے نکالنے دینے لینے کا کام کیا کرتی تھیں۔ دودھ بھی جو گھر میں آتا اس کو رکھنا اور تقسیم کرنا وہی کرتی تھیں حضرت اماں جان ان پر بہت شفقت فرماتی تھیں۔ ان کے علاوہ اصغری کی اماں تھیں اہلیہ اکبر خان صاحب مرحوم انہوں نے سالہا سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور سب گھر کا کھانا پکایا اور بہت ہی محبت سے جان دے کر خدمت کی۔ ہنڈیا میں چمچہ پھیرتی جاتیں اور دعائیں کیا کرتی تھیں۔ ان کی سادہ دعا یہی ہوا کرتی تھی کہ یا اللہ ساری دنیا کے مزے میرے حضرت صاحب کے کھانے میں آجائیں۔ کبھی حضرت اماں جان ہنس کر فرماتیں کہ اصغری کی اماں میرے بھائی (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب) کے کھانے کا مزا بھی؟ تو فوراً کہتیں (ماموں جان لاہور میں پڑھتے تھے) "ہاں یا اللہ میاں اسمٰعیل کے کھانے کا مزا نہ آئے" غرض یہ دو ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے خاموش خدمتیں کیں اور بہت کیں۔ بے حد اخلاص سے کیں حضرت اماں جان کو خانہ داری کے بوجھ سے بڑی حد تک آزاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر اور ان کی اولاد پر ہمیشہ رہے۔

(۳) صرف اس لئے نہیں کہ اماں جان غیر معمولی محبت کرنے والی ماں تھیں۔ اور اس لئے نہیں کہ آج وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ تو محض ذکر خیر کے طور پر آپ کا تعریفی پہلو لکھا جائے۔ اور اس لئے بھی نہیں کہ مجھے ان سے بے حد محبت تھی (اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کس طرح میں ان کی جدائی کو برداشت کر رہی ہوں) بلکہ حق اور محض حق ہے۔ کہ حضرت اماں جان کو خدا تعالیٰ نے سچ مچ اس قابل بنایا تھا۔ کہ وہ ان کو اپنے مامور کے لئے چن لے۔ اور اس وجود کو اپنی خاص "نعمت" قرار دیکر اپنے مرسل کو عطا فرمائے۔ آپ نہایت درجہ صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ آپ کا قلب غیر معمولی طور پر صاف اور وسیع تھا کسی کے لئے خواہ اس سے کتنی تکلیف پہنچی ہو آپ کے دل پر میل نہ آتا تھا۔ کان میں پڑی ہوئی رنجیدہ بات کو اس صبر سے پی جاتی تھیں کہ حیرت ہوتی تھی۔ اور ایسا برتاؤ کرتی تھیں کہ کسی دوسرے کو کبھی کسی بات کے دہرانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ شکوہ۔ چغلی۔ غیبت کسی بھی رنگ میں نہ کبھی آپ نے کیا نہ اسکو پسند کیا۔ اس صفت کو اس اعلیٰ اور کامل رنگ میں کبھی کسی میں میں نے نہیں دیکھا۔ آخر دنیا میں کبھی کوئی بات کوئی کسی کی کر ہی لیتا ہے۔ مگر زبان پر کسی کے لئے کوئی لفظ نہیں آنے سنا۔ تو حضرت اماں جان نے۔ جہاں کسی نے مجلس میں کسی کی بطور شکایت بات شروع کی اور آپ نے فوراً ٹوکا۔ حتیٰ کہ اپنے ملازموں کی شکایت جو خود آپ کے وجود کے ہی آرام کے سلسلہ میں تنگ آکر کبھی کی جاتی پیچھے سے سننا پسند نہ کرتی تھیں۔ اپنے ملازموں پر انتہائی شفقت فرماتی تھیں۔ آخری ایام میں جب آواز نکلنا محال تھا۔ مائی عائشہ (والدہ مجید احمد مرحوم درویش قادیان) کی آواز کسی سے جھگڑنے کی کان میں آئی۔ بڑی مشکل سے آنکھیں کھولکر مجھے دیکھا۔ اور بدقت فرمایا "مائی کیوں روئی"؟ میں نے کہا نہیں اماں جان رو۔ تی تو نہیں یونہی کسی سے بات کر رہی تھیں۔ مگر جو درد حضرت اماں جان کی آواز میں اس وقت مائی کے لئے تھا۔ وہ آج تک مجھے بے چین کر دیتا ہے۔ آپ نے کئی لڑکیوں اور لڑکوں کو پرورش کیا۔ اور سب سے بہت ہی شفقت و محبت کا برتاؤ تھا۔ خود اپنے ہاتھ سے ان کا کام کیا کرتی تھیں۔ اور کھلانے پلانے آرام کا خیال رکھنے کا تو کوئی ٹھکانہ نہ تھا مگر تربیت کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ اور زبانی نصیحت اکثر فرماتیں۔ ایک لڑکی تھی مجھے یاد ہے۔ میں ان دنوں حضرت اماں جان کے پاس تھی۔ وہ رات کو تہجد کے وقت سے اٹھ بیٹھتی اور حضرت اماں جان سے سوالات کرنے اور لفظوں کے معنی پوچھنا شروع کرتی۔ اور آپ اسکی ہر بات کا جواب صبر اور خندہ پیشانی سے دیا کرتیں۔ میں نے اسکو سمجھایا کہ اس وقت نہ ستایا کرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ نے بہت زیادہ صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا۔ مگر آپکی جدائی کو جس طرح آپ محسوس کرتی رہیں۔ اس کو جو لوگ جانتے ہیں وہ اس صبر کو اور بھی حیرت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔

آپ اکثر سفر پر بھی جاتی تھیں اور بظاہر اپنے آپکو بہت بہلائے رکھتی تھیں۔ باغ وغیرہ یا باہر گاؤں میں پھرنے کو بھی عورتوں کو لیکر جانا یا گھر میں کچھ نہ کچھ کام کرواتے رہنا۔ کھانا پکوانا اور اکثر غربا میں تقسیم کرنا (جو آپ کا بہت مرغوب کام تھا) لوگوں کا آنا جانا اپنی اولاد کی دلچسپیاں یہ سب تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پورا سکون آپ نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اپنا وقت کاٹ رہا ہے۔ ایک سفر ہے جسکو طے کرنا ہے۔ کچھ کام ہیں جو جلدی جلدی کرنے ہیں۔ غرض بظاہر ایک صبر کی چٹان ہونے کے باوجود ایک قسم کی گھبراہٹ سی بھی تھی۔ جو آپ پر طاری رہتی تھی۔ مگر ہم لوگوں کے لئے تو گویا وہ ہر غم اپنے سینہ میں چھپا کر خود سینہ سپر ہو گئی تھیں۔ دل میں طوفان اس درد جدائی کے اٹھتے اور اس کو دبالیتیں اور سب کی خوشی کے سامان کرتیں۔ مجھے ذاتی علم ہے۔ کہ جب کوئی بچہ گھر میں پیدا ہوتا تو خوشی کے ساتھ ایک رنج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کا آپ کے دل میں تازہ ہو جاتا اور وہ آپ کو اس بچہ کی آمد پر یاد کرتیں۔

میں اپنے لئے ہی دیکھتی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک چشمہ بے حد محبت کا اماں جان کے دل میں پھوٹ پڑا ہے۔ اور بار بار فرمایا کرتی تھیں۔ کہ تمہارے ابا تمہاری ہر بات مان لیتے اور میرے اعتراض کرنے پر فرمایا کرتے تھے کہ "لڑکیاں تو چار دن کی مہمان ہیں۔ یہ کیا یاد کریگی۔ جو یہ کہتی ہے وہی کرو" غرض یہ "محبت" بھی دراصل حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت تھی جو آپ کے دل میں موجزن تھی۔

اس کے بعد میری زندگی میں ایک دوسرا مرحلہ آیا یعنی میرے میاں مرحوم کی وفات۔ ان کے بعد میں نے ایک بار اور اس چشمۂ محبت کو پورے زور سے پھوٹتے دیکھا۔ جیسے بارش برستے برستے یکدم ایک جھڑ لگ سے گرنے لگتی ہے۔ اس وقت وہی بابرکت ہستی تھی۔ وہی رحمت و شفقت کا مجسمہ تھا۔ جو بظاہر اس دنیا میں خدا تعالیٰ رفیق اعلیٰ و رحیم و کریم ذات کے بعد میرا رفیق ثابت ہوا۔ جس کے پیار نے میرے زخم دل پر مرہم رکھا۔ جس نے مجھے بھلا دیا تھا کہ اب میں بیوہ ہوں۔ بلکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میں کہیں جاکر پھر آغوش مادر میں واپس آگئی ہوں۔ اب دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو میرا مونہہ دیکھے۔ کہ "اداس تو نہیں ہے" اب کوئی ایسا نہیں جو میرے احساس کو سمجھے۔ میرے دکھ کو اپنے دل پر بیتا ہوا دکھ محسوس کرے۔ خدا سب عزیزوں کو سلامت رکھے۔ میرے بھائیوں کی عمر میں اپنے فضل سے خاص برکت دے۔ مگر یہ خصوصیت جو خدا نے ماں کے وجود میں بخشی ہے۔ اس کا بدل تو کوئی خود اس نے ہی پیدا نہیں کیا۔ اور میری ماں تو ایک بے بدل ماں تھیں۔ سب مومنوں کی ماں ہزاروں رحمتیں لحظہ بہ لحظہ بڑھتی ہوئی رحمتیں ہمیشہ ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ وہ تو اب خاموش ہیں۔ مگر ہم جب تک خدا ان سے ملائیگا۔ ان کی جدائی کی کھٹک برابر محسوس کرتے رہیں گے

عمر بھر کا مخس جاں بن کے یہ تڑپا ئیگی
وہ نہ آئیں گی مگر یاد چلی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے لئے زیادہ ہی زیادہ ان دعاؤں کو جو حضرت مسیح موعود نے ہمارے لئے فرمائیں (اور حضرت اماں جان نے جو سلسلہ ٹوٹنے نہ دیا) قبول فرمائے اور ایسا ہو کہ گویا وہ دعائیں جاری ہیں۔ اور ہر گھڑی مقبول ہو رہی ہیں آمین۔ اور ہم سب کو اس قابل بنائے کہ ہم ان فضلوں کے جاذب بنیں۔ جو ہمارے لئے مانگے جاتے رہے۔ ثم آمین۔

حضرت اماں جان کو ہماری تعریف کی حاجت نہیں۔ خدا نے جس وجود کی تعریف کر دی اس کو اور کیا چاہیئے۔ مگر ہمارا بھی فرض ہے کہ جو عمر بھر دیکھا اسکو آئندہ آنے والوں کے لئے ظاہر کر دیں۔

آپ ایک نمایاں شان کے ساتھ صابرہ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر خوشی سے راضی ہونیوالی۔ تکالیف کا حوصلہ سے مقابلہ کرنے والی۔ کبھی کسی کا شکوہ شکایت زبان پر نہ لانے والی۔ کسی سے پہنچے ہوئے رنج کو مہر بہ لب ہو کر ایسی خاموشی سے برداشت کرنے اور مٹا ڈالنے والی کہ وہ مٹ ہی جاتا تھا۔

جس سے تکلیف پہنچتی اس پر اپنی مہربانی اسی طرح جاری رکھتیں بلکہ زیادہ حتیٰ کہ وہ امر اوروں کے بھی دلوں سے محو ہو جاتا۔

بہت خشوع و خضوع سے بہت سنوار کر نمازیں ادا کرنے والی۔ بہت دعائیں کرنے والی۔ کبھی میں نے آپکو کسی حالت میں بھی جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ تہجد بلکہ اشراق بھی جب تک بھی طاقت رہی ہمیشہ باقاعدہ ادا فرماتی رہیں۔ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ اکثر بلند آواز سے دعا بے اختیار اس طرح آپکی زبان سے نکلتی گویا کسی کا دم گھٹ کر یکدم رکا ہوا سانس نکلے۔ بہت ہی بیقراری اور تڑپ سے دعا فرماتی تھیں۔ کبھی کبھی موزوں نیم شعر الفاظ میں اور کبھی صریح باشعر کی صورت میں بھی دعا فرماتی تھیں۔ مگر اس درد اور تڑپ سے ۔۔۔ ایک نظم لاہور میں شیر آباد مسجد کو دیکھ کر آپ کے آہ کے بیاختہ نکلتی

الٰہی مسجدیں آباد ہوں گرجا ئیں گر جائیں۔

آپکی دعاؤں میں سب آپکی احمدی اولاد شریک ہوتی۔ اکثر الیسوں کا نام لیکر بیقرار ہو کر دعا کرتیں۔ جن کا بظاہر کسی کو خیال تک نہ ہوتا۔ ایک بار لیٹے لیٹے اس طرح کرب سے "یا اللہ" کہا کہ میں گھبرا گئی۔ مگر اس کے بعد کا فقرہ کیا تھا؟ یہ کہ "میرے نیر کو بیٹا دے" (خدا نے آپ کے نیر (مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر) کو اس کے بعد محمودہ کرک سے دو بیٹے عطا فرمائے۔ خدا نیکی اور زندگی ان کو بخشے) سب جماعت سے محبت فرماتی تھیں۔ اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لوگوں سے آپکو بہت ہی پیار تھا ان کی اولادوں کو اب تک دیکھکر شاد ہو جاتی تھیں شاید آپ میں سے بعض کو پورا احساس نہ ہو۔ مجھے پوچھیں آپ سچ مچ ایک اعلیٰ نعمت سے ایک ہزار ماں سے بہتر ماں سے محروم ہو گئے ہیں۔

ہر چھوٹے بڑے کی خوشی اور تکلیف میں بدل شریک ہوتی تھیں۔ جب تک طاقت رہی یعنی زمانہ قرب ہجرت تک جب باہر جاتیں۔ اکثر گھروں میں ملنے جاتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے آپ کا یہی عمل تھا۔ مجھے کئی واقعات یاد ہیں۔ کہ کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور آپ برابر اسکی تکلیف کے وقت میں زچہ کے پاس رہیں۔ اور یہی طریق بعد میں جب تک ہمت رہی جاری رہا۔

خاص چیز جو پکواتیں بہت کھلی اور ضرور سب میں تقسیم کرتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چونکہ لوگ کم تھے۔ تو سب کو گھروں سے بلوا کر اکثر ساتھ ہی کھلوایا کرتی تھیں۔

خیرات کثرت سے فرماتی تھیں۔ غرباء کو کھانا کھلانا آپ کو بہت پسند تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسند کی چیز تو ضرور کھلایا کرتی تھیں۔ اور گھر میں روزمرہ جب کوئی چیز سامنے آتی تو اول اول دنوں میں تو بہت فرمایا کرتی تھیں۔ کہ یہ چیز آپ کو پسند تھی لو تم کھاؤ۔

ہاتھ سے کام کرنے میں ہرگز کبھی آپکو عار نہ تھا۔ قادیان سے آتے وقت بھی برابر خود کوئی نہ کوئی کام کرتی تھیں۔ باورچی خانہ جاکر خود کچھ پکا لینا۔ چیز خود ہی جاکر بکسوں میں سے نکالنا کسی کو بہت کم کہتی تھیں۔ خود ہی کام کرنے لگتی تھیں۔ جب تک کمزوری حد سے نہ بڑھی سہارا لینا ہرگز پسند نہیں فرماتی تھیں۔ کوئی سہارا دینا چاہتا۔ تو نہیں دیتیں کہ میں خود چلونگی سہارا نہ دو۔

ایک خاص بات آپکی اپنے بچپن سے مجھے یاد ہے۔ کہ جن ایام میں آپ نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی تھی اس وقت کو کبھی باتوں وغیرہ میں ضائع نہیں فرماتی تھیں۔ برابر مقررہ اوقات نماز میں تنہا ٹہل کر یا بیٹھ کر دعا اور ذکر الٰہی کرتی تھیں۔ اور ہمیشہ میں نے اس امر کا التزام دیکھا۔

جن لڑکیوں کو پالا ان کی جوئیں نکالنا کنگھی کرنا یہ کام اکثر خود ہی کرتی تھیں۔ اور باوجود نہایت صفائی پسند ہونے کے گھن نہیں کھاتی تھیں۔

صاف لباس پاکیزہ بستر اور خوشبو آپ کو بیحد پسند تھی۔ مگر ان چیزوں کا شغف کبھی اس درجہ کو نہیں پہنچا کہ آپ کے اوقات نماز یا دعا یا ذکر میں حارج ہوا ہو۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عطر اور چنبیلی کا تیل آپ کیلئے خاص طور پر منگوایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ نے اپنا عطر کا صندوقچہ مجھے پاس بلا کر تیسرے روز دے دیا تھا (جو میں نے بھاوجوں میں تقسیم کر دیا تھا) زمانہ عدت میں آپ نے خوشبو نہیں استعمال کی۔ نہ زیور ہی کوئی پہنا۔ سفید لباس پہنتی تھیں۔ مگر صاف میلا نہیں۔ مجھے یاد ہے جس دن ایام عدت ختم ہوئے۔ آپ نے غسل کیا صاف لباس پہنا۔ عطر لگایا۔ اور اس دن جو کیفیت صدمہ کی اور پھر ضبط آپ کے چہرہ سے مترشح تھا وہ تحریر میں نہیں آسکتا۔ آپ کا رونا۔ نمازوں کا رونا۔ دعاؤں کا رونا ہوتا تھا ویسے نہیں۔ روزانہ بہشتی مقبرہ جاتیں اور نہایت رقت سے دعائیں کرتیں۔ وہ آپکی حالت دیکھی نہیں جایا کرتی تھی۔

جس مقام میں آخری آرام کرنے کیلئے آپکی روح چالیس سال تڑپ سے انتظار کرتی رہی اور دل جس زمین کو دیکھ دیکھ کر بیقرار ہوتا رہا اس میں آپ کے جسد مبارک کا فی الحال رکھا جانا تقدیر الٰہی کے مطابق نہ تھا۔ دل بیچین ہو جاتا ہے جب یاد کرتی ہوں کہ قادیان سے آنے کا صدمہ بھی صبر اور تحمل سے برداشت کر جانیوالی میری اماں جان کس بیقراری سے وہاں آکر بار بار کہا کرتی تھیں کہ "مجھے قادیان ضرور پہنچانا یہاں نہ رکھ لینا" (یعنی بعد وفات) اگر کوئی گھبراہٹ ظاہراً دیکھی تو بس ایک اسی بات کے لئے۔

سخت کرب پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال سے کہ یہ آرزو حضرت اماں جان کی پوری نہ ہونا اور ان کا ہجرت میں داغ جدائی دینا بیشک پیشگوئی کے مطابق ہوا۔ مگر کہیں ہم لوگوں کی شامت اعمال تو اس وقت کو نزدیک نہیں کھینچ لائی۔ یہی منشا الٰہی تھا اور ضرور تھا جو ہونا تھا ہوا۔ مگر اب تو خدا کرے وہ دن بھی جلد لائے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی تمنا کو پورا کرنے والے آپ لوگ بنیں۔ اور ہم سب اس طرح حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو ان کے اصل مقام میں لے جائیں۔ جس طرح جانا ان کے شایان شان ہے۔ آمین

بہت سال ہوئے حضرت سیدنا بھائی صاحب نے ایک دن مجھے کہا تھا کہ "میں یہ دعا کیا کرتا ہوں تم بھی کیا کرو کہ اماں جان رضی اللہ عنہا کو خدا تعالیٰ مدت دراز تک سلامت رکھے۔ مگر اب اماں جان ہم میں سے کسی کا صدمہ نہ دیکھیں" میں نے اس دن سے اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھا۔

اور اپنی خاص اس دعا کے ساتھ کہ ایسا وقت اس حالت میں نہ آئے کہ میں اماں جان سے دور ہوں۔ میں سالہا سال مالیر کوٹلہ رہی۔ گو بار بار اور جلد جلد آتی تھی۔ کیونکہ حضرت اماں جان اور اس گھر کو بھائیوں کو دیکھے بغیر مجھے چین ہی نہ آتا تھا۔ مگر جب بھی وہاں ہوتی حضرت اماں جان کے متعلق توہمات مجھے چین سے نہ رہنے دیتے۔ میں نے میاں مرحوم سے صاف کہہ رکھا تھا۔ کہ میں یہاں آپ کا ساتھ دیکر رہتی تو ہوں۔ لیکن اگر کبھی اماں جان کی علالت کی خبر مجھے ملی۔ تو ہرگز نہ مجھے کسی اجازت کی حاجت ہو گی نہ کوئی ساتھ ڈھونڈنے کی میں ایک منٹ بھی پھر نہیں ٹھہرونگی۔ خواہ اکیلے چل پڑنے کی صورت ہو۔ ہمیشہ ہر حال میں میں نے ایک رقم الگ محفوظ رکھی اسی نیت سے کہ اماں جان کو خدانخواستہ کبھی تکلیف ہو۔ تو کسی روپیہ کے انتظام کے لئے میرا گھنٹہ بھر بھی ضائع نہ ہو۔

الحمدللہ کہ وہ دعا بھی خدا تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ خدمت کے قابل گو میں نہ رہی تھی مگر پاس رہی۔ منہ دیکھتی رہی۔ اور وہ پاکیزہ نعمت الٰہی جو مجھے دنیا میں لانے کا ذریعہ ایک دن بنی تھی میری آنکھوں کے سامنے میرے ہاتھوں میں اس دنیا سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملی

انا للہ وانا الیہ راجعون

آخر میں اپنے سب بھائی بہنوں سے میری التجا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپکو خلیفۃ المسیح کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے۔ اسکی قدر کریں اور اس "احسان عظیم" کی ناشکری نہ کریں ایسی بیش قیمت جانیں زمانہ کی سینکڑوں کروڑوں کے بعد پیدا ہوا کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کو کسی کی کیا پرواہ ہے وہ اپنی ذات میں نور ہے۔ اس کو آپ کے ذریعہ روشن کئے جانے کی حاجت نہیں۔ یہ تو اس کا احسان ہے۔ بندوں پر کہ ان سے خود کام لیکر جزا بھی دیتا رہے۔ ایک زمانہ میں ایک مقام سے نہ سہی دوسرے زمانہ میں دوسرے مقام سے سہی اس نور نے تو پھوٹ پھوٹ کر نکلنا ہے۔ اور ضرور نکلنا ہے آپ کو خدائے رحیم و کریم نے مسیح موعود علیہ السلام کا وجود مبارک بخشا وہ زمانہ نصیب ہوا جس کو لاکھوں ہی ترستے دنیا سے گذر چکے تھے۔ پھر حضرت ام المومنین کے وجود میں گویا آپکی جسمانی برکات اور ایک طرح آپکی ہی زندگی کا سلسلہ اب تک آپ کے درمیان قائم رہا۔ اب خلیفہ ثانی علیہ السلام کے وجود میں روحانی وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ کے درمیان گویا زندہ ہے۔ اور وہی فیض بلا انقطاع اسی تسلسل سے جاری ہے۔ مگر افسوس کہ آپکو پوری قدر نہیں۔ کہ یہ کیا چیز آپ کے درمیان میں موجود ہے۔ خدا کیلئے آپ میں سے ہر ایک عمل سے اور دعا سے مجسم ممنونیت اور سراپا شکر گذاری بننے کی کوشش کرے۔ تاکہ یہ مبارک انعام الٰہی بہت لمبے عرصہ تک سلسلہ کیلئے روز بروز بڑھتی ہوئی برکتوں کیساتھ آپ میں قائم اور سلامت رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدے اس ہاتھ پر آپ سب کے ذریعہ ہم سب کے ذریعہ پورے ہوں۔ کوئی ایسا انعام دینی دنیوی نہ ہو جس سے ہم محروم رہیں۔ اور کوئی انعام نہ ہو جو ہم کو ملکر پھر شامت اعمال سے چھن جائے۔ آمین۔ فقط۔

مبارکہ

(الفضل)

درخواست دعا میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور ان کے بیٹے چوہدری بالخیر احمد صاحب ساکن چک ۲۵ جنوبی سرگودھا ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ باعزت بریت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حفیظ بقاپوری)

اخبار "بدر" کی توسیع کیلئے جدوجہد

خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی جانب سے اخباری ہفتہ منانے کا بورڈ پر اور خطیب کے ذریعہ جمعہ میں اعلان کرایا۔ پھر فرداً فرداً تمام احباب جماعت تک پہنچ کر یہ معلومات حاصل کی گئیں۔ کہ کس کس دوست کے نام سلسلہ کے اخبار جاری ہیں۔ سو الحمدللہ مندرجہ ذیل دوستوں نے سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے باوجود سلسلہ کے اخبارات کے خریدار ہونے کے اخبار "بدر" کی خریداری منظور فرمائی۔ خاکسار مجلس کی طرف سے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے ہماری تحریک والے ہفتہ کو کامیاب بنایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس کوشش کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل دوستوں نے اخبار "بدر" کی خریداری منظور فرمائی:-

(۱) میاں محمد صدیق صاحب بانی۔ ۲ پرچہ (۲) میاں محمد یونس صاحب ایک پرچہ (۳) مشتاق احمد صاحب ایک پرچہ۔ (۴) مسعود احمد صاحب ایک پرچہ۔ (۵) میاں عبدالحفیظ صاحب ایک پرچہ (۶) سید بشیر احمد صاحب ایک پرچہ۔ (۷) شیخ عبدالرحمٰن صاحب ایک پرچہ۔ (۸) سید بدرالدین احمد صاحب ایک پرچہ (۹) رشید احمد محمود صاحب دو پرچہ۔ (۱۰) عبدالحمید صاحب ایک پرچہ۔ (۱۱) محمد احمد صاحب غوری ایک پرچہ (۱۲) بخش الٰہی صاحب سہگل ایک پرچہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں سلسلہ کی ہر ایک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ہمارا انجام نیک کرے۔ آمین۔

خاکسار بدرالدین احمد عفی عنہ
قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ کلکتہ۔
101/1 Karaya Road. Calcutta-17

بھارت کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی
گذشتہ آٹھ ماہ کی تبلیغی جدوجہد کی مختصر رپورٹ

(از جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز (قادیان) باوجود انقلاب زمانہ کے اب بھی بفضلہ تعالیٰ ملک ہند میں تبلیغی جدوجہد کا مرکز ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس مرکز کے متعلق چالیس مبلغ ملک کے مختلف اکناف بنگال۔ اڑیسہ۔ یو۔پی۔ بہار۔ حیدر آباد دکن۔ مالابار۔ دہلی۔ پنجاب اور کشمیر میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف رہے۔ اور متعدد سعید روحوں کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بنے۔ اخبار میں عدم گنجائش کے پیش نظر صرف ان امور کا بالاختصار ذکر کیا جاتا ہے۔ جو کہ اس عرصہ میں نئے ہوئے ہیں:۔

اخبار بدر کا اجراء

وہ قادیان جو تقسیم پنجاب سے پہلے کے انقلاب سے تیرہ ستمبر تھا۔ جہاں سے جماعت کے متعدد اخبار و رسائل شائع ہوتے اور ساری دنیا میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت ہوتی۔ یہ سب کچھ انقلاب ۱۹۴۷ء کی نذر ہو گیا مگر جوں جوں حالات درست ہوتے چلے گئے اور ہندوستان کی جماعتوں کو مرکز سے بہتر طور پر وابستہ کرنے اور ان تک مرکز کی آواز پہنچانے کے لئے ایک اخبار کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی اور ادھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بار بار تاکیدی ارشادات بھی موصول ہوئے۔ چنانچہ نظارت ہذا نے ایک ہفتہ وار اخبار کے اجراء کے لئے جدوجہد کی اور حضرت اقدس ایدہ اللہ نے ایک خاص مصلحت کی بناء پر اس کا نام "بدر" تجویز فرمایا۔ اور ازراہ کرم اس کے پہلے پرچہ کے لئے ایک نہایت ہی قیمتی اور روح پرور پیغام ارسال فرمایا جو حسب تمنا اخبار بدر کے پہلے نمبر کی زینت قرار پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور خاص دعاؤں کی برکت سے باوجود شدید مشکلات کے اس اخبار کا باقاعدہ اجراء ۷ مارچ ۱۹۵۲ء سے ہوا اور اب خدا کے فضل سے یہ اخبار ہر ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ کو قادیان سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔

جماعت کی ہر قسم کی علمی، تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس اخبار میں ترقی اور وسعت کا ایک وسیع میدان ہے۔ لیکن اس راہ میں دو بڑی بڑی دقتیں ہیں۔ اول قادیان میں اپنے مطبع کا موجود نہ ہونا۔ سردست اس کی طباعت کا امرتسر میں انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے طباعت میں بہت سی خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اگرچہ قادیان میں مطبع کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن تا حال اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔

دوسری بڑی وجہ آدمیوں کی کمی ہے۔ اخبار کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے ایک علیحدہ عملہ کی ضرورت ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ جن احباب کی

افراد جن کے سپرد سلسلہ کی دیگر متعدد اہم ڈیوٹیاں ہیں انہیں ہی اپنے وقت میں سے کچھ حصہ اس طرف لگانا پڑتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ تمام مشکلات جلد حل ہو کر سلسلہ کا یہ اخبار ہر طرح سے جماعتوں اور افراد کے لئے مفید بن جائے۔ آمین۔ اس ضمن میں احباب جماعت کے خاص تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ نہ صرف از خود خریدار بن کر اس کی اشاعت میں مدد دیں بلکہ اپنے حلقہ جات میں اس کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کریں تا جس اخبار کو ہمارے پیارے امام نے خاص مصالح اور ضروریات کی بناء پر ہمارے ہی فائدہ کے لئے جاری فرمایا ہے۔ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدا کا پیغام دنیا تک پہنچے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

نئے مبلغین

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین میں کمی ہو جانے کی وجہ سے ایک نئے مبلغ کو اڑیسہ کے لئے رکھوایا گیا اور دو مزید مبلغین کے تقرر کیلئے کوشش ہو رہی ہے علاوہ ازیں میٹرک پاس یا اس کے مساوی قابلیت رکھنے والے ایسے واقفین زندگی کی ایک باقاعدہ کلاس کے اجراء کا پروگرام ہے۔ جنہیں قادیان میں خاص دینی تعلیم دلائی جا کر ملک کے مختلف حصوں میں روانہ کیا جائے گا۔ اسلئے احباب جماعت اپنے اپنے یہاں کوشش کر کے قابل طلباء کو قادیان بھجوائیں۔ تا جلد اس کلاس کا باقاعدہ اجراء ہو سکے اس بارہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر بیرونی دوستوں سے مشورہ کر لیا گیا تھا۔

تبلیغ بذریعہ وفود

تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے انفرادی طور پر پیغام آسمانی پہنچانے میں ہر شخص کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بعض جماعتوں کے احباب نے اپنے ارد گرد کے علاقوں میں وفود کی صورت میں تبلیغ کی مہم جاری کرائی گئی۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ طریق کامیاب رہے گا۔ دیگر جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے یہاں اس طریق کو رائج کریں۔ اور سیکرٹری تبلیغ کے ماتحت ایک پروگرام بنا کر تمام افراد جماعت کو اس میں حصہ دار بنایا جائے۔ اس سے ایک طرف خود جماعت میں زندگی کی روح پیدا ہو گی تو دوسری طرف زیادہ مؤثر طریق پر ایک ہلچل مچ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

مذاہب کانفرنسیں

خدا کا عجب لطف و احسان ہے کہ کچھ عرصہ سے پنجاب کے بعض حصوں میں مذاہب کانفرنسوں کے انعقاد کی طرف خاص توجہ ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ جہاں جہاں ایسے جلسے منعقد ہوئے دعوت نامہ موصول ہونے پر مرکز کی طرف سے نمائندہ پہنچا۔ اور خدا کے فضل سے اس کا اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ بٹالہ۔ کپورتھلہ۔ اور موگہ میں ایسے جلسوں میں شمولیت کی گئی۔ اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی شمولیت اور اس کی تقریر سے خاص دلچسپی لی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جنوبی ہند میں دورہ

مارچ ۱۹۵۲ء میں بمقام یادگیر (دکن) جلسہ سالانہ منعقد ہونے والا تھا جس کے لئے بعض دور دور کے مبلغین مکرم امیر صاحب جماعت نے اپنے خرچ پر منگوائے تھے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر سکندر آباد دکن۔ حیدر آباد دکن۔ پینگاڈی کالیکٹ۔ بنگلور۔ منگلور وغیرہ جماعتوں کو تحریک کی گئی۔ کہ وہ بھی جلسے منعقد کریں۔ چنانچہ بغیر مرکز پر بوجھ پڑنے کے ان جماعتوں نے مصارف برداشت کر کے اپنے اپنے ہاں جلسے کرائے جو بفضلہ تعالیٰ ہر طرح کامیاب رہے۔ دکن کے جلسوں میں مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ بمبئی بھی شامل ہوئے۔ اور تمام جلسوں میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نیز جنوبی ہند کے جلسوں میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری اور مکرم مولوی احمد رشید صاحب مالاباری اور مکرم مولوی ابو الوفار صاحب مالاباری بھی شریک ہوئے۔ یہ اڑھائی ہزار میل کا تبلیغی دورہ تھا مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری اور مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے آف سکندر آباد نے تمام جلسوں میں اپنے خرچ پر شرکت کی فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جنوبی ہند میں سالہا سال سے اس قسم کا کوئی تبلیغی دورہ نہیں ہوا تھا۔ (اس دورہ کی مفصل رپورٹ گذشتہ پرچوں میں شائع ہو چکی ہے) اب بھی اور اس کے نواح میں عنقریب جلسے ہوں گے۔

سورت کا دورہ

گذشتہ جلسہ سالانہ پر مکرم ملک جلال الدین صاحب تاجر سورت سے قادیان تشریف لائے ان کے کہنے پر مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ بمبئی کو وہاں بھیجا گیا۔ انہوں نے سورت وغیرہ کا دورہ کیا اور مختلف [illegible] پر بیس یوم تک تقاریر کر کے اور تبلیغی لٹریچر تقسیم کر کے اور واقفیت پیدا کر کے مفید کام کیا۔

اجراء بک ڈپو برائے لائبریریاں

مرکز نے ہفتہ وار اخبار تو جاری ہو گیا مگر اس سے تبلیغی میدان میں خاطر خواہ فائدہ اٹھانا تمام جماعت کا فرض ہے۔ مدارس۔ کالج اور لائبریریاں ایسے مقامات ہیں کہ ایک ہی پرچہ سے متعدد افراد کو تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اخبار میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی بفضلہ تعالیٰ بعض احباب نے اس پر لبیک کہا ہے اور متعدد مقامات پر ایسے پرچے مفت جاری کئے گئے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ دوسرے صاحب استطاعت احباب بھی اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تبلیغ کی یہ آسان ترین اور حد درجہ مفید صورت ہے۔ خدا کرے کہ میری بات مخلصین جماعت کے دلوں میں تحریک پیدا کرے اور وہ خدا کے نام پر تعاون کا ہاتھ بڑھائیں وباللہ التوفیق۔

مشرقی پنجاب میں بعض مقامات پر تبلیغ احمدیت

اگرچہ مشرقی پنجاب سوائے قادیان کے اور کسی جگہ باقاعدہ طور پر تبلیغ کا انتظام نہیں۔ لیکن مختلف اوقات میں بعض احباب جماعت کو قادیان کے مضافات میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ایسے مواقع سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا گیا ضلع انبالہ میں تو کچھ عرصہ کے لئے ایک باقاعدہ مبلغ کو بھی بسلسلہ تبلیغ بھجوایا گیا۔ مگر بعض دوسری اہم ضروریات کے باعث اسے تبدیل کرنا پڑا۔ کورو کشیتر کے میلہ پر جہاں دس لاکھ یاتری جمع ہوئے پہنچ کر تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی بار ہم مسلمانوں کو وہاں لوگوں نے دیکھا۔ اسی طرح شملہ میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ حالات دن بدن اچھے ہو رہے ہیں۔ سعید روحیں مائدہ آسمانی کے لئے بیتاب ہیں مگر ہمارے وسائل بہت محدود ہیں ایک طرف مبلغین کی کمی دوسری طرف مال کی قلت ایسے بہترین مواقع سے فائدہ اٹھانے میں بڑی بڑی روکیں ہیں۔

ممبران اسمبلی کے لئے لٹریچر

ملک کے نتیجہ میں اسمبلی کے کامیاب ممبران تک مبارک باد کا پیغام پہنچاتے ہوئے انہیں احمدیت کا لٹریچر بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ روپیہ کی قلت کے باعث صرف ایک آدھ کتاب اور کچھ ٹریکٹ روانہ کرنے پر اکتفا کی گئی۔ اور وہ بھی صرف ایک نمونہ۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲

رمضان المبارک اور اصلاح نفس

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ دکن

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکتوں کو لئے جب آرہا ہے نہایت ہی خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جو اس مبارک ماہ کو پائیں گے اور اس کی برکتوں سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا۔ پر اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا۔ اور والدین گذر گئے۔ اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے"۔ قرآن مجید میں اس مہینہ کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ (البقرہ ع ۲۳) کہ رمضان کا مبارک مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ وہ قرآن جو تمام دنیا کے لئے باعث ہدایت اور ہدایت کے نشانات پر مشتمل ہے پس جو کوئی اس مبارک مہینہ کو پائے اُسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے۔ گویا نزول وحی الٰہی اور برکات سماویہ کا اس مہینہ سے خاص تعلق ہے۔ رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں۔ کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ بھی گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ تجلی قلب۔ [illegible] تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض [illegible]

اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے

ان تصوموا خیر لکم ۔ یعنی اگر تم روزہ رکھ لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے"۔

(فتاویٰ احمدیہ ص۱۷۵)

رمضان کا مبارک مہینہ جب شروع ہوتا ہے تو مسلمان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا کے حکم کی تعمیل میں سحری سے غروب آفتاب تک کھانا اور پینا اور ازدواجی تعلقات چھوڑ دے۔ جھوٹ فحش گوئی اور دیگر لغویات سے اجتناب کرے۔ اور اس روزہ کی حالت میں عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه (بخاری)

کہ جو شخص (حالت روزہ میں بھی) جھوٹی بات اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ"

یعنی روزے ڈھال ہیں جو روزہ دار کو گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس لئے کوئی روزہ دار فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی زمانہ جاہلیت کی باتیں کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو یہ مقابلہ کرنے کی بجائے محبت و نرمی سے اُسے توجہ دلائے اور کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ روزہ دار ہوں۔

پس روزہ کے ذریعہ ایک مسلمان کو عملی سبق دیا گیا ہے۔ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت زندگی کی ضروریات ترک کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو ناجائز باتیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب اور انسان کی روح کو تباہ کرنے والی ہوں۔ ان سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس پر ضبط اور جذبات پر قابو پانے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

حدیث قدسی میں روزہ کی عظمت کو یہاں تک بیان فرمایا گیا ہے "الصوم لی وانا اجزی به" کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں اس کا اجر اور بدلہ دیتا ہوں۔ اور ایک دوسری قرات ہے "انا اجزی به" کہ میں اس کا بدلہ ہو جاتا ہوں"۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمام عبادتیں ہی خدا کے لئے ہوتی ہیں اور خدا ہی اس کو جزا عطا فرماتا ہے۔ اس میں روزہ کی خصوصیت کیا ہے؟ سو اس ضمن میں گذارش ہے کہ روزہ میں انسان خدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے اور سعی کرتا ہے کہ وہ اُن صفات کو اپنے اندر پیدا کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے منزہ ہے۔ اور خدا بیوی سے پاک ہے۔ اس لئے اس کے لئے ازدواجی تعلقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ قدوس ہے۔ وہ تمام خوبیوں کا جامع ہے اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ اب ایک روزہ دار کوشش کرتا ہے کہ وہ عارضی طور پر کھانا پینا چھوڑ دے۔ اور ازدواجی تعلقات سے مجتنب رہے۔ اور حالت روزہ میں ہر قسم کی بدیوں اور گناہوں سے اجتناب کرے۔ اور ذکر و فکر اور عبادت الٰہی میں اپنا وقت گذارے تو گویا بندہ ایک رنگ میں خدا کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور "تخلقوا باخلاق الله" کے حکم کا مظہر بننا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری رضا کے لئے اس قدر قربانی کر رہا ہے اور اپنے جذبات پر قابو پاکر میرے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کر رہا ہے تو میں اسکی کوشش کی قدر کرتا ہوں اور میں ہی اس کا بدلہ بن جاتا ہوں۔ یعنی میرا وصال ایسے روزہ دار کو نصیب ہوگا۔

الغرض روزہ کی عبادت کا ظاہری جسم عارضی طور پر بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔ مگر اس عبادت کی روح یعنی اصل مقصد اصلاح نفس۔ ضبطِ نفس۔ نیکی و تقویٰ اور حصول رضائے الٰہی ہے اس لئے ایک روزہ دار کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ روزہ کے ظاہری احکام کی پابندی کرے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ باطنی امور کو بھی ہر وقت پیش نظر رکھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہ کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح باب چاہو کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں"۔

(مرآة الحقائق ص۲۵)

پھر رمضان کا مبارک مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ" (البقرہ ع ۲۳) کہ اے ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندے جب میرے متعلق سوال کریں۔ کہ وہ خدا کہاں ہے؟ تو ان کو بتا دو کہ میں بالکل قریب ہوں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں دعا کرنے والے کی پکار کو سنتا اور جواب دیتا ہوں اس لئے اے لوگو میری باتوں کو مانو اور سچے دل سے ایمان لاؤ تاکہ تم ہدایت اور رشد حاصل کرو۔ گویا اس مہینہ میں خدا کی رحمت خاص جوش میں ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ بشرطیکہ بندہ اس کے حضور میں دعاگو ہو۔ اور خدا اپنے بندوں کی تسلی کے لئے وعدہ فرماتا ہے کہ میں دعاؤں کو شرف قبولیت بخشوں گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس مبارک مہینہ میں اصلاح نفس اور عبادت الٰہی کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر زور دیں۔ اور قبولیت دعا کے لوازمات کو پیش نظر رکھیں۔ اور جہاں ہم اپنے دنیوی دینی اور خاندانی امور میں خیر و برکت کے لئے دعائیں کریں گے۔ وہاں ہم دینی ضرورتوں۔ سلسلہ کے اہم مقاصد میں کامیابی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر رنگ میں خیر و برکت۔ مبلغین سلسلہ کی اپنے مقاصد میں کامیابی و کامرانی کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اسلام اور احمدیت ایک نازک دور میں سے گذر رہے ہیں اس کی ترقی و کامیابی کے لئے دعائیں کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے اور حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو اسلام کی ترقی میں ہی ہماری انفرادی اور قومی مشکلات کا حل مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

قادیان میں درس القرآن اور نماز تراویح کا انتظام

از جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان

رمضان المبارک میں مقامی طور پر قادیان میں درس القرآن اور نماز تراویح کا حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے:۔

۱۔ درس القرآن روزانہ مسجد اقصےٰ میں نماز ظہر سے عصر تک ہوا کرے گا۔

پہلے عشرہ میں مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی دوسرے عشرہ میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی اور تیسرے عشرہ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب درس دیں گے

۲۔ مسجد مبارک میں بوقت سحری مکرم حافظ الدین صاحب اور مسجد اقصےٰ میں بوقت عشاء مکرم حافظ سخاوت علی صاحب۔ نماز تراویح پڑھایا کریں گے۔

صوم رمضان

برادران جماعت احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز بعد رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ خدا کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک زریں موقع ملنے والا ہے۔ بلاشبہ ہر مخلص سچا احمدی مسلمان اس بات کی آرزو رکھتا ہے۔ کہ اس بابرکت مہینہ سے پورا فائدہ اُٹھائے۔ اگر آپ اپنے گھروں میں آسودہ حال ہیں تو آپ جیسے بعض دوسرے بھائی کمزور اور قابل امداد بھی ہیں۔ رمضان کا مبارک مہینہ یہی سبق سکھانے آتا ہے۔ کہ انسان اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا ذاتی تجربہ سے احساس کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ عمومی رنگ میں بھی آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے لیکن رمضان المبارک کے ایام میں تو اور زیادہ سخاوت فرماتے بلکہ اس وقت تو آپ بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے اس لئے ایسے دوست جو بوجہ کسی شرعی عذر کے روزے نہ رکھ سکتے ہوں تو ان پر لازم ہے کہ وہ فدیہ ادا کریں۔ اور اگر ان کی خواہش ہو کہ مرکز میں ٹھہرے ہوئے بعض درویش کو ان کی جگہ روزے رکھا دیئے جائیں تو وہ فدیۃ الصیام کے طور پر ان کی خواہش کے مطابق افطاری کا بندوبست کر دیا جاوے گا۔ اور ہر قسم کی رقوم بھیجنے والوں کے لئے دعا کی تحریک کر دی جائے گی اپنی رقوم قادیان میں بھیجیں ان کی خواہش کو پورا کیا جائے گا۔ فدیہ کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اس میں حیثیت کا خیال رکھنا مستحسن ہے یعنی جس حیثیت کا کھانا انسان خود کھاتا ہے کم از کم اس کے برابر قیمت ادا کرنی مسنون ہے۔

بعض دوست افطاری کے لئے بھی روپیہ بھیج کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ درویشان دار مسیح کی افطاری کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس مد میں بھی اگر کوئی دوست رقم بھجوانا چاہے تو شکریہ کے ساتھ اس کی خواہش کے مطابق افطاری کا بندوبست کر دیا جائے گا اور ہر قسم کی رقوم بھیجنے والوں کے لئے دعا کی تحریک کر دی جائے گی۔ خدا تعالے آپ کی نیکی اور اخلاص کو بڑھائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ۔

امیر مقامی قادیان

دو احمدی بچوں کے لئے انعام

مورخہ ۲۵ / اپریل۔ یہاں پر بچوں کی صحت کا مقابلہ ہوا جس میں ایک سو پچیس بچے شریک ہوئے۔ اس میں متفقہ طور پر عزیز صاحبزادہ طارق نور ابن صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے اول انعام حاصل کیا۔

اسی طرح کراچی میں جھتنہ عبدالرزاق صاحب ابن حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے بچے عزیز عبدالحی جھتنہ نے تمام پاکستانی بچوں میں صحت کے لحاظ سے اول انعام حاصل کیا۔ خدا تعالے مبارک کرے اور احمدیت کے فرزندوں کو ہر اعتبار سے برکت سے نوازے۔

قادیان میں دو نکاحوں کا اعلان

بہادر خاں صاحب درویش قادیان۔ کے نکاح کا اعلان عظیم النساء صاحبہ بنت واجد حسین صاحب محلہ پورب سرائے مونگھیر سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پانصد روپیہ مہر پر مورخہ $\frac{۵}{۵۲}$-۱۶ کو بعد نماز جمعہ فرمایا۔

۲۔ ملک نذیر احمد صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان نجم النساء بنت واجد حسین صاحب محلہ پورب سرائے مونگھیر سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پانصد روپیہ مہر پر مورخہ $\frac{۵}{۵۲}$-۱۶ کو بعد نماز جمعہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان ہر دو تعلقات کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کا ورود مسعود خانپور ملکی میں!

مورخہ ۲ / مئی ۱۹۵۲ء بروز سنیچر بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ موٹر جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بہمراہی محترمان جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگھیر و مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی و جناب ظفر احمد صاحب ولد جناب سید ارشد علی صاحب لکھنوی تشریف فرما ہوئے۔ معزز مہمانوں کی آمد سے پیشتر خانپور ملکی کی مسجد احمدیہ پر علم خدام الاحمدیہ نہایت موزوں جگہ پر لہرا دیا گیا تھا جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے بچے نوجوان بوڑھے سب استقبال کے لئے موجود تھے۔ اھلاً وسہلاً و مرحبا کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی معزز مہمانوں کو مسجد احمدیہ میں ٹھہرایا کا انتظام تھا بعد نماز ظہر جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں محترم سید مولوی وزارت حسین صاحب و محترم حکیم خلیل احمد صاحب نے مختصر تقریر تربیت جماعت پر فرماتے ہوئے خوش بختی کی مبارک جماعت احمدیہ خانپور ملکی کو دی۔ پھر جناب صاحبزادہ صاحب نے نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد از نماز مغرب محترم جناب صاحبزادہ صاحب نے مولوی سمیع اللہ صاحب کا اعلان نکاح محترمہ حفیظہ صاحبہ بنت شیخ محمود الحسن صاحب خانپور ملکی بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر فرمایا اور نہایت ہی لطیف پیرایہ میں خطبہ نکاح میں تقوی اللہ کی تفسیر فرمائی۔ بعد ازاں احمدیہ کالونی میں برعایت پردہ مستورات و مردوں کے لئے پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا جس میں بصدارت جناب حکیم خلیل احمد صاحب تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد محترم جناب صدر صاحب نے مختصر صدارتی تقریر فرماتے ہوئے تمام مجمع کو جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے انٹروڈیوس کرایا۔ اس کے بعد مولوی سمیع اللہ صاحب نے مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت بیان فرماتے ہوئے تمام اسلامی جماعتوں کی حالت پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات و تبلیغ اسلام مغربی ممالک کی اشاعت کو پیش کرتے ہوئے صداقت احمدیت کو مختلف طریق سے ثابت کیا۔

اس کے بعد جناب صاحبزادہ صاحب محترم نے پیغام احمدیت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قرآن مجید و احادیث کے حوالوں سے ثابت کیا۔ آپ کا انداز تقریر نہایت مؤثر و بلیغ تھا۔ سامعین جناب کی تقریر سے متاثر ہو کر ہمہ تن مسحور تھے۔ اور جلسہ پر خاص اثر تھا احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات جن میں تعلیمیافتہ طبقہ بھی تھا قریبًا چار صد تھے۔ آخیر میں دلائل بیان کردہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔ سامعین و حاضرین پر خاص اثر تھا۔ آپ کی تقریر قریبًا ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اھدنا الصراط المستقیم کی لطیف تفسیر بیان فرمائی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ آخیر پر خاکسار نے حاضرین و مقررین حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مقررین کی تقریروں کا خلاصہ بیان کیا اور اصلاح نفس اور عمل پر زور دو کہ لیکچروں کا اثر سماعی نہ رہے بلکہ عمل سے ثابت کرنا ہی حقیقی کامیابی و کامرانی کا موجب ہوتا ہے مختصر تشاور سے سمجھایا اور دعا کے بعد یہ تقریب سعید انجام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۴ / مئی کو بعد نماز فجر درس تفسیر کبیر جناب صاحبزادہ صاحب کے زیر صدارت مسجد احمدیہ میں خدام الاحمدیہ کا خفیہ معمولی اجلاس ہوا جس میں جناب صاحبزادہ صاحب نے نوجوانوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے زریں نصائح سے مستفید فرمایا۔

قریبًا ۸ بجے صبح مکرم مہمان بعزم ادرین بذریعہ موٹر تشریف لے گئے۔ سڑک پر تمام جماعت نے مکرم و معظم مہمانان کی خدمت میں الوداعی اسلام و دعا پیش کی۔

خاکسار

حکیم سراج الدین مبلغ خانپور ملکی

ڈاکخانہ تارا پور۔ ضلع مونگھیر۔ بہار

مورخہ $\frac{۵}{۵۲}$-۶

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام بلند

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

انما المرء حدیث بعدہ
فکن حدیثاً حسناً لمن دعی

کہ انسان مرنے کے بعد ایک افسانہ بن کے رہ جاتا ہے۔ پس اے انسان تو ایسے کام کر کہ تیرے مرنے کے بعد لوگ تجھے اچھے رنگ میں یاد کریں۔ چنانچہ حضرت ام المومنین اعلیٰ اللہ عنہا گو آج جسمانی طور پر ہم سے جدا ہو چکی ہیں۔ مگر آپ کے اعلیٰ کردار۔ اخلاق فاضلہ شفقت و محبت کے تذکرے ہر احمدی گھرانے میں ہو رہے ہیں۔ اور آپ اپنے فضائل و مناقب سے نقب سے آج بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گی۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے چودہ سو برس بعد خدا نے پھر اس خاتون مبارکہ کو چنا۔ کہ وہ ایک نبی کی زوجہ مطہرہ اور مومنوں کی ماں بنے۔ اور یہ کوئی کم فخر کی بات نہیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو بیٹی بہن۔ بیوی اور والدہ جس حیثیت سے بھی دیکھا جائے آپ ایک بلند مقام رکھتی ہیں۔ آپ بیٹی ہیں تو اس والد بزرگوار کی جن کے تقویٰ و طہارت اور اخلاص و جوش کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ یعنی حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور جن کی خدمات جلیلہ خود اُن کے اعلیٰ مقام کی گواہی دے رہی ہیں۔

پھر حضرت اماں جان بہن ہیں۔ تو اُن دو بھائیوں کی جو سلسلہ کی جلیل القدر شخصیتیں تھیں یعنی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُستاذی المکرم حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان دو بزرگوں نے اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی جو خدمت کی ہے۔ جماعت کو اس پر بجا طور پر ناز ہے۔ خدا نے حضرت اماں جان کو بھائی عطا فرمائے تو ایسے کہ جو ایک طرف تو سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ تو دوسری طرف خدمت خلق کا ایک خاص جذبہ رکھنے والے تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ہر دو کو دینی علوم کے ساتھ وافر بھی عطا فرمایا تھا۔

پھر اگر اس امر پر غور کیا جائے۔ کہ حضرت اماں جان کو کس جلیل القدر انسان کی زوجیت میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس سے آپ کے مقام بلند کا پتہ چلتا ہے۔ آپ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو موعود اقوام عالم ہیں کی زوجیت میں آئیں۔ آپ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ "یتزوج و یولد لہ" کہ وہ آنے والا مسیح شادی کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اُسے عظیم الشان اولاد والا بنائے گا۔ اس میں اشارہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ مسیح پاک کو ایسی زوجہ مطہرہ عطا فرمائیگا جس کے بطن سے ایسی مبشر اولاد پیدا ہوگی اگر اس شادی اور اولاد کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا کوئی مقصد معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شادی تو لوگ کرتے ہیں۔ اور اُن کے اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کیا خصوصیت تھی۔ کہ مسیح شادی کرے گا اور اولاد ہوگی۔ اس میں یہی حکمت مضمر تھی۔ کہ خدا اُس مسیح موعود کو ایک یادگار اولاد عطا فرمانے گا۔ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اس امر پر بجا طور پر فخر تھا ؎

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے

پھر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا گو روحانی اعتبار سے ہر احمدی کی والدہ محترمہ ہیں۔ مگر جسمانی اعتبار سے والدہ ہیں۔ اُس اولاد کی جو مبشر اولاد ہے۔ اس اولاد کے متعلق ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے۔ تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہامات کے ذریعہ بشارات عطا فرمائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس مبشر اولاد میں خدا تعالیٰ نے آپ کو وہ فرزند بھی عطا فرمایا جو تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اور جس کے عہد زریں میں خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ہر رنگ میں ترقی بخشی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ ہی وہ پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔ جن کے زمانہ میں احمدیت کی ترقی مقدر تھی یعنی سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ۲۰ رفروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر فرماتے ہوئے آپ نے اعلان فرمایا۔

"میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ دوم صفحہ ۲۷۳)

الغرض حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون مبارکہ تھیں۔ جن کو بجا طور پر ہر پہلو سے اپنے وجود پر ناز تھا۔ وہ بیٹی تھیں ایک جلیل القدر بزرگ کی وہ بہن تھیں دو عالم باعمل بزرگوں کی۔ وہ منظہرہ تھیں حضرت امام الزمان مہدی دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔ اور وہ والدہ تھیں مبشر اولاد کی۔ اور جماعت کے ہر فرد بشر کو آپ کے وجود گرامی پر ناز ہے کہ ان مناقب و فضائل والی خاتون مبارکہ کو خدا تعالیٰ نے ہماری ماں بنایا۔ ہاں وہ ماں۔ جو جماعت کے افراد کو اپنے بچے سمجھتی تھیں۔ ان کی بہبود و بھلائی۔ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنے والی تھیں۔ آپ کی مہمان نوازی۔ حسن سلوک۔ شفقت مہربانی۔ اور جود و سخا کسی بیان کی محتاج نہیں۔ آہ ہماری یہ شفیق ماں آج جسمانی اعتبار سے ہم میں موجود نہیں۔ آپ کے مناقب و فضائل کو یاد کر کے کیوں نہ ہر دل مغموم و محزون اور ہر آنکھ اشکبار ہو۔ القلب یحزن والعین تدمع ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا تبارک و تعالیٰ وانا بفراقک یا ام المومنین لمحزونون۔ خدا رحم مال کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی بارش فرمائے۔ آمین

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات پر امریکہ سے ایک خط

بنام حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

از نارتھ بے کینیڈا

حضرت ام المومنین کی وفات کی خبر آپ کے خط سے اور برادرم عبدالرزاق صاحب کے آمدہ خطوط سے ملی۔ صدمہ بہت سخت ہے۔ اور حقیقت ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی وفات سے ہم احمدی کہلانے والے اب یتیم ہو گئے ہیں حضرت اماں جان کی ذات والاصفات ہر احمدی کے لئے ایک نمونہ ہے۔ لیکن قادیانی کی اولاد کہلانے والوں کے لئے بات ہی کچھ اور ہے۔ حضرت اماں جان کی خدمت کرنے کا آپ کو جو موقع ملا۔ اور اُن خدمات سے حضرت اماں جان کی دعاؤں کے نتیجہ سے ہم کو جو پھل لگے وہ سب کے سامنے ہیں بچپن کا وہ زمانہ یاد ہے کہ دارالانوار کی نئی کوٹھی کو سیر جاتے وقت کبھی کبھار ہمارے گھر بھی تشریف لے آیا کرتی تھیں اور کس محبت سے ملتی تھیں جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مجھے وقت یاد ہے۔ اور جلسہ سالانہ بھی قریب ہے۔ پھلوں کا زمانہ ہے۔ اور اپنے گھر کا مالٹا پھل سے لدا ہوا ہے۔ کتنی خوشی سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک مالٹا توڑا اور کتنی خوشی کا اظہار کیا۔ اُس وقت میں بالکل قریب تھا۔ میں بالکل بچہ ہی تھا اور دیکھ رہا تھا اور خاموش تھا۔ میرے دل میں یہ بات تھی کہ اگر اماں جان رضی اللہ عنہا اگر اس پودے کا سب پھل توڑ لیں تو مجھے کتنی خوشی ہوگی۔ اور اُن کی ذات والاصفات کے اس پودے کو اس طرح چھو دینے سے کتنی بابرکت ہوگی کہ یہ پودا سونے کا ہو جائیگا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس پودہ نے کتنا پھل دیا۔ اتنا دیا کہ سب نے خوب کھایا خدا تعالیٰ سے دعا ہے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ عبدالسلام مہتہ

سہ ماہی کارگذاری رپورٹ خدام الاحمدیہ کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ۳ رفروری سے ختم اپریل تک چھ اجلاس ہوئے جس میں سترہ تقریریں ہوئیں۔ ان تقاریر میں خاکسار کے علاوہ جن اراکین نے زیادہ حصہ مختلف اجلاس میں لیا اُن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ رشید احمد محمود صاحب۔ اراکین کی تربیت۔ ۲۔ حافظ عبدالمنان صاحب۔ امکان نبوت۔ ۳۔ فضل الدین صاحب امکان نبوت۔ ۴۔ عبدالحمید صاحب۔ ضرورت مذہب۔ ۵۔ عرفان احمد صاحب احمدیت کی غرض و غایت

تبلیغی وفد:۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کے ماتحت اس تبلیغی وفد کو ڈائمنڈ ہاربر جو کہ شہر سے تقریباً ۳۰ میل دور واقع ہے بھیجا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین غیر احمدی ذی ثروت احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن کے بیعت فارم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔

ہنگامی کارروائی:۔ مورخہ ۲۰ رفروری ۵۲ء مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام "جلسہ یوم مصلح موعود" منعقد کیا گیا جس میں اراکین مجلس کے علاوہ علامہ محمد سلیم صاحب فاضل نے مصلح موعود کی پیشگوئی بیان فرمائی۔

مورخہ ۲ رمارچ ۵۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کے علاوہ روزہ رکھنے کی بھی تحریک کی گئی۔ نیز تقریباً ساٹھ روپے قربانی کے لئے وصول ہوئے۔

مورخہ ۱۶ رمارچ ۵۲ء کو اراکین کو توجہ دلائی گئی کہ مرکز کے اعلان کے مطابق اخبار بدر و رسالہ درویش کو کثرت سے جاری کروانے کے لئے اخباری ہفتہ منایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں رشید احمد محمود نے مجلس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے دلچسپی کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ۔

بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے اور سعی کو قبول فرما دے۔ آمین۔

خاکسار سید بدرالدین عفی عنہ قائد خدام الاحمدیہ کلکتہ

حضرت اُم المومنین ادام اللہ فیوضہا کی نسل

خدائی رحمت و قدرت کا غیر معمولی نشان

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

تین چار روز ہوئے ایک دوست نے میرے سامنے حضرت اُم المومنین ادام اللہ فیوضہا کی نسل کی فہرست[1] پیش کر کے درخواست کی کہ اگر اس فہرست میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ یا کوئی فرد گذاشت ہو گئی ہو تو وہ درست کر دی جائے۔ میں نے اس فہرست کو دیکھ کر ضروری تصحیح کر دی۔ اس فہرست کی میزان ایک سو گیارہ تھی۔ یعنی حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدھا کی نسل میں اس وقت جو افراد (مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکیاں) زندہ موجود ہیں ان کی میزان ایک سو گیارہ بنتی ہے۔ اور فوت ہونے والے بچوں کی تعداد بیس ہے۔ جو اس کے علاوہ ہے۔ یعنی کل میزان ایک سو اکتیس ہے۔ یہ ایک نہایت درجہ غیر معمولی تعداد ہے۔ جو کسی شخص کو اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں بیٹیوں۔ پوتوں اور نواسوں کی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنی نصیب ہوئی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے اس غیر معمولی انعام اور غیر معمولی فضل و رحمت کے متعلق غور کر رہا تھا۔ کہ اچانک مجھے خیال آیا کہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی زوجہ محترمہ کی نسل کے متعلق بھی دیکھا جائے کہ ان کی میزان کیا بنتی ہے۔ سو حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ ہماری بڑی والدہ کی نسل میں اس وقت زندہ افراد کی تعداد ۱۹ کس پر مشتمل ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی شادی حضرت اُم المومنین ادام اللہ فیوضہا کی شادی سے قریباً ۳۵ سال پہلے ہوئی تھی۔ گویا ۳۵ سال زیادہ زمانہ پانے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجہ اول کی نسل میں اس وقت صرف ۱۹ افراد موجود ہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر ۳۵ سال کم پانے پر بھی حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ کی زندہ نسل اس وقت ایک سو گیارہ ہے۔ یہ عظیم الشان بلکہ عدیم المثال فرق یقیناً اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی وعدوں کی وجہ سے ہے۔ جو حضرت اُم المومنین اور آپکی نسل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے۔ چنانچہ جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں حضرت اماں جان کی شادی پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:۔

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

"یعنی میرے اس انعام کو یاد رکھ کہ تو نے میری خدیجہ کو پا لیا"

اس وحی الٰہی میں حضرت اُم المومنین کی شادی کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نعمت قرار دیا ہے۔ جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور آپ کا نام خدیجہ رکھکر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بنیاد حضرت خدیجہ کے ذریعہ رکھی گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل بھی اس خدیجہ ثانی کے ذریعہ قائم ہو گی۔ اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا ...... اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمام جہان کی نصرت کیلئے میرے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے"۔

پھر حضرت اُم المومنین ادام اللہ فیوضہا کی شادی خانہ آبادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اور کن زوردار الفاظ میں فرمایا کہ:۔

اذکر نعمتی التی انعمت علیک
غرست لک بیدی رحمتی و قدرتی

"میری اس نعمت کو یاد رکھ جو میں نے تجھ پر کی ہے۔ میں نے تیرے لئے خود اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا ایک شجرہ نصب کیا ہے"۔

اور چونکہ حضرت اُم المومنین حضرت مسیح موعود کے وجود کا حصہ تھیں۔ اس لئے اس کیساتھ ہی فرمایا

ترٰی نسلاً بعیداً

"یعنی تو ایک دور کی نسل کو دیکھے گا"

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر حضرت اُم المومنین کی نسل کے متعلق عظیم الشان رحمت و قدرت کا وعدہ فرمایا گیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپکی نسل کو خاص برکت سے نوازا جن کا ایک ادنیٰ اور ظاہری پہلو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اُم المومنین کی نسل کو تعداد کے لحاظ سے بھی غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ چنانچہ جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو شادیاں فرمائیں۔ پہلی شادی ۱۸۵۰ء کے قریب بڑی بیوی کے ساتھ ہوئی۔ جو حضور کے اپنے خاندان میں سے تھیں۔ پھر اس کے ۳۵ سال بعد ۱۸۸۴ء میں آپکی دوسری شادی دلّی کے ایک سید خاندان میں ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے پہلی بیوی کو بھی اولاد سے نوازا (اللہ تعالیٰ اس نسل کو اپنے فضل و رحمت کے ہاتھ سے ممسوح فرمائے کیونکہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک سایہ کے نیچے جمع ہو چکی ہے) اور دوسری زوجہ نے یولد لہ کے وعدہ سے حصہ پایا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص الخاص حکمت کے ماتحت دوسری بیوی کے متعلق مخصوص برکت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس لئے ۳۵ سال بعد میں آنے کے باوجود جہاں اس وقت پہلی بیوی کی نسل کی تعداد صرف ۱۹ نفوس پر مشتمل ہے۔ وہاں دوسری بیوی کی نسل اسکی زندگی میں ہی ایک سو گیارہ نفوس کے حیرت انگیز عدد کو پہنچ گئی تھی۔ وذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم۔

یہ ہمارے آسمانی آقا کی رحمت و قدرت کا ایک بولتا ہوا نشان ہے۔ جس سے کوئی اشد ترین دشمن بھی جس نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہ باندھ رکھی ہو انکار نہیں کر سکتا۔ خوب غور کرو کہ ایک پودا ۱۸۵۰ء میں نصب ہوتا ہے اور وہ مرتا نہیں۔ بلکہ وہ بھی خدا کے فضل سے پھولتا اور پھلتا ہے۔ اور پھر اس کے ۳۵ سال بعد ایک دوسرا پودا ۱۸۸۴ء میں نصب کیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق خدا تعالیٰ خاص برکت کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور آج ۱۹۵۲ء میں جبکہ پہلے پودے پر ایک سو دو سال کا طویل زمانہ گذر چکا ہے۔ اور دوسرے پودے پر صرف ۶۷ سال کا قلیل عرصہ گذر چکا ہے پہلے پودے نے صرف ۱۹ شاخیں پیدا کی ہیں۔ اور دوسرا پودا (ولا فخر) ایک سو گیارہ شاخوں سے لدا پھدا نظر آتا ہے۔ ان دونوں زمانوں کو ایک پیمانہ پر لاکر دیکھنے سے یہ نسبت ۱۹ کے مقابل پر ۱۶۹ کی بنتی ہے۔ اور اگر دونوں جانب کی مشترکہ نسل کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے۔ تو پھر یہ نسبت اور بھی زیادہ ہو کر ۸ کے مقابل پر ۱۵۰ کی ہو جاتی ہے۔ اور یہ ایک بہت بھاری بلکہ خارق عادت فرق ہے۔ ہماری دلی تمنا اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح پاک کی ہر روحانی اور جسمانی شاخ کو ترقی دے اور سرسبز رکھے لیکن خدا کے نشانوں کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ اور یقیناً دیکھنے والوں کیلئے اس میں ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اگر وہ سمجھیں۔[2]

فقط ۔ والسلام

خاکسار
مرزا بشیر احمد ۔ ربوہ
۷-۵-۵۲
(الفضل)

حاشیہ [1]۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اخبار الفضل میں "حضرت اُم المومنین کا سرسبز باغ" کے عنوان سے حضرت اماں جان کی اولاد کی ایک فہرست شائع ہوئی۔ مجھے یہ فہرست بعض وجوہ سے تشنۂ تکمیل نظر آئی۔ میں نے ایک خط مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرا مکرم سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی اولاد کی اسم وار مکمل فہرست اخبار "بدر" میں اشاعت کیلئے بھیجنے کو لکھا۔ خدا جزائے خیر دے ہر دو حضرات کو کہ دونو طرف سے ہی ایسی مکمل فہرست مجھے پہنچ گئی۔ حسن اتفاق سے مکرم سید عبدالباسط صاحب نے اپنی تیار کردہ فہرست مزید احتیاط کے طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب زید مجدہ کی خدمت میں برائے نظر ثانی پیش کی۔ جسے حضرت میاں صاحب نے از راہ کرم ملاحظہ فرمایا اور بعض مقامات کی تصحیح بھی فرمائی۔ میں یہ فہرست "بدر" کی کتابت کیلئے دینے کو ہی تھا کہ اخبار الفضل کا وہ پرچہ جس سے حضرت میاں صاحب کا یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ پہنچا اور اسی ڈاک میں مکرم ایڈیٹر صاحب کے نام خاص فہرست حضرت میاں صاحب کی طرف سے فہرست ...... پہنچ گئی۔ چنانچہ اس نقل کو افادہ احباب کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر حد درجہ مناسبت رکھتا ہے سے بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں ؎

[2] ایسے ہی اپنی اولاد کے حق میں یہ دعائیہ شعر بھی عجیب نشان ظاہر کرتے ہیں:۔

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں ——— حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں ——— یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(خاکسار محمد حفیظ بقاپوری اسسٹنٹ ایڈیٹر "بدر" قادیان)

حضرت اُمّ المومنین ادام اللہ فیوضہا کی نو (۹۰) نسل

پہلی نسل	دوسری نسل	تیسری نسل
(۱) سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	مرزا ناصر احمد صاحب مرزا مبارک احمد صاحب مرزا منور احمد صاحب صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ مرزا حفیظ احمد صاحب مرزا انور احمد صاحب - مرزا اظہر احمد صاحب - مرزا رفیق احمد صاحب مرزا وسیم احمد صاحب - مرزا نعیم احمد صاحب - امۃ القیوم بیگم صاحبہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ مرزا خلیل احمد صاحب امۃ الحکیم بیگم صاحبہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ مرزا طاہر احمد صاحب - امۃ الجمیل صاحبہ - امۃ المتین بیگم صاحبہ مرزا رفیع احمد صاحب - مرزا حنیف احمد صاحب - امۃ النصیر بیگم صاحبہ	مرزا انس احمد - امۃ الشکور بیگم - امۃ الحلیم بیگم - مرزا فرید احمد - مرزا مجیب احمد - عائشہ - مرزا مبشر احمد - مرزا مظہر احمد - امۃ المحی - مرزا عمر احمد - (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منصور احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا حمید احمد صاحب) مرزا لئیق احمد - امۃ الرافع امۃ النور - امۃ البصیر - ظہیر احمد - مولود احمد - خالد احمد - امۃ السبوح امۃ المصور -
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	مرزا مظفر احمد صاحب - مرزا حمید احمد صاحب مرزا منیر احمد صاحب مرزا مبشر احمد صاحب - مرزا مجید احمد صاحب امۃ السلام بیگم صاحبہ	امۃ المجیب بیگم - امۃ الرقیب بیگم - امۃ الغفور - امۃ الحسیب - مرزا الجبر احمد - مرزا اکبر احمد نصرت بیگم مرزا نسیم احمد - صبیحہ بیگم - آصفہ بیگم - انیسہ بیگم - مرزا سلیم احمد - مرزا شمیم احمد - حامد احمد - راشدہ بیگم - محمود احمد -
(۳) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ -	امۃ الحمید بیگم صاحبہ امۃ المجید بیگم صاحبہ - امۃ اللطیف بیگم صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب مرزا ظفر احمد صاحب مرزا داؤد احمد صاحب امۃ الباری بیگم صاحبہ امۃ الوحید بیگم صاحبہ	امۃ الرؤف بیگم - مرزا ادریس احمد - امۃ القدوس - مرزا مغفور احمد - مرزا مسرور احمد امۃ المومن - امۃ الصمد - امۃ الودود - امۃ الشکور - مرزا قمر احمد - امۃ الشافی - امۃ النصیر - امۃ المعز - امۃ المعز - جعفر احمد - فاروق احمد - منصورہ باسمہ (اولاد کیلئے دیکھیں امۃ الحمید بیگم صاحبہ) موعود احمد - نصرت جہاں بیگم - منصور احمد - امۃ الواسع -
(۴) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ -	محمد احمد خاں صاحب مسعود احمد خاں صاحب منصورہ بیگم صاحبہ محمودہ بیگم صاحبہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ عباس احمد خاں صاحب	(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا ناصر احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منور احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا مبشر احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ)
(۵) حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ	شاہد احمد خاں صاحب - مصطفیٰ احمد خاں صاحب طیبہ بیگم صاحبہ طاہرہ بیگم صاحبہ زکیہ بیگم صاحبہ قدسیہ بیگم صاحبہ شاہدہ بیگم صاحبہ - فوزیہ بیگم صاحبہ	(اولاد کیلئے دیکھیں مرزا مبارک احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا منیر احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا داؤد احمد صاحب) (اولاد کیلئے دیکھیں مرزا مجید احمد صاحب)

نوٹ:- ۱- حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی فوت شدہ اولاد کی تعداد بیس ۲۰ ہے - جو اسکے علاوہ ہے - ملاحظہ ہو کالم ملحقہ
۲- حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی اولاد بھی اس کے علاوہ ہے -

حضرت ام المومنین ادام اللہ فیوضہا کی فوت شدہ نسل

۱- (حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بطن سے)
عصمت - بشیر اول - شوکت - مبارک احمد - امۃ النصیر
۲- (اولاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)
نصیر احمد - امۃ العزیز - امۃ العزیز - حفیظ احمد -
طاہر احمد - اظہر احمد - (نیز ام ناصر احمد صاحبہ
حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک بچہ غیر موسوم
اور ام رفیع احمد صاحب حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
کی ایک بچی غیر موسومہ جو پیدائش کے جلد بعد فوت
ہو گئے -
۳- (اولاد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)
حمید احمد - مبشر احمد -
۴- (اولاد حضرت مرزا شریف احمد صاحب)
امۃ المومن - فاروق احمد -
۵- (صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بطن سے)
مسعودہ -
۶- (اولاد مرزا منیر احمد صاحب)
امۃ الوکیل -
۷- (امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے بطن سے)
زبیر
۸- (امۃ الباری بیگم صاحبہ کے بطن سے)
جعفر
۹- (امۃ السلام بیگم صاحبہ کے بطن سے)
قدسیہ -

"یورپ میں اسلام کا پراپیگنڈہ کرنے والے"

معاصر "ہندو" (جالندھر و دہلی) نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۲ء میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ:-
"احمدیہ جماعت اس وقت تک لنڈن واشنگٹن اور نیو یارک میں مسجدیں بنا چکی ہے۔ ہالینڈ اور یورپ کے دوسرے دیشوں پر وہ روحانی یورش کر رہے ہیں۔ قرآن کو وہ یورپین بھاشاؤں میں چھپوانے کا پربندھ کر رہے ہیں - قادیان اور ربوہ میں وہ تبلیغ کرنے والے پرچارک تیار کرتے ہیں۔"

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

ماہنامہ "درویش" قادیان

کا

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نمبر

ادارہ "درویش" نے فیصلہ کیا ہے کہ سیدہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ اور حالات پر ایک خاص نمبر شائع کیا جاوے جس کا حجم انشاء اللہ عام شمارہ سے دوگنا ہوگا۔ جملہ بزرگان سلسلہ خصوصاً خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں ہماری مدد فرماویں۔ اور سیدہ مرحومہ نور اللہ مرقدھا کی سیرت طیبہ اور حالات زندگی کے متعلق مضامین ارسال فرماویں۔ اس خاص شمارہ کے لئے مضامین ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۴ رجون ہے۔ چونکہ شمارہ کا حجم عام شمارہ سے دوگنا ہوگا۔ اور خدا کے فضل سے اس شمارہ کو ایک تاریخی حیثیت بھی حاصل ہوگی جس کے لئے خاص احتیاط مدنظر رکھنی ضروری ہے۔ اس لئے ماہ جون میں شمارہ معین تاریخ کے بعد احباب کو مل سکے گا۔

ایڈیٹر رسالہ درویش

جلسۂ مناقب و فضائل حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

مورخہ ۲۲/۵۲ء بعد نماز عصر احمدیہ بیت الحال حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا ایک جلسہ زیر صدارت مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت عرفانی صاحب کبیر مکرم مولوی فضل دین صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری۔ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی، اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور ان تقاریر میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ اور اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور ہر مقرر نے اس "خدائی نعمت" کی ہمیشہ کے لئے جدائی پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ یہ جلسہ ۷½ بجے شام ختم ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم حضرت عرفانی صاحب کبیر نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد ۱۲/۵۲ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے میٹرک کا شاندار نتیجہ!

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے نام ایک تار بھجوایا ہے کہ اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ایک طالب علم منور احمد صاحب پنجاب یونیورسٹی میں اول اور دوسرے طالب علم سعید احمد صاحب پنجاب یونیورسٹی میں سوم رہے۔ ان کے علاوہ مرزا حنیف احمد صاحب (خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) حامد احمد صاحب (نواسہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے) شاہد احمد صاحب (پسر حضرت نواب عبداللہ خان صاحب) امۃ الرفیق صاحبہ (بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی) اور رشیدہ صاحبہ (نواسی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب درویش) بھی کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس کامیابی کو ان سب کے لئے آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین ثم آمین۔

درخواست دعا:۔ خاکسار کے بڑے بھائی سلطان خان صاحب سکنہ کیرنگ ایکسلیا زمیں بیمار رہنے کے بعد بعمر ۴۸ سال مورخہ ۲۲/۵۲ء کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بزرگان سلسلہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور ہمیں صبر جمیل دے۔ موصوف کے گزر جانے پر ہمیں جو مشکلات درپیش ہیں ان کو جلد آسانی رفع فرماوے۔ آمین۔ خاکسار محسن خان دیہاتی مبلغ ضلع کٹک اڑیسہ

۲۔ ہمارے دو رشتہ دار مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور ان کے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب ان کی بریت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار عبدالقدیر درویش واقف زندگی

دنیائے فانی

نتیجۂ فکر مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب پشاور شہر

نہ آنسو نہ آہیں نہ سوزِ نہانی	تیری زندگی بھی ہے کیسا زندگانی
بدل جائیں اب جو اطوار تیرے	یہی لن ترانی ہے سوف ترانی
سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ	بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی
بھروسہ نہ کر عالمِ رنگ و بو پر	ڈھلکتی سی چھاؤں ہے دنیائے فانی
بقا اس چمن میں کسی کو نہیں ہے	یہ دل کے تقاضے بھی ہیں آنجہانی
یہ صبحِ بنارس ہے شامِ غریباں	یہ شامِ اودھ ہے فقط اک کہانی
کہاں ہیں وہ گنگ و جمن کی بہاریں	کہاں ہیں وہ بھارت کی باتیں پرانی
کہاں ہے وہ متھرا کا مہرِ درخشاں	کہاں ہیں وہ مُرلی کی تانیں سہانی
کہاں ہیں وہ ماہِ اجودھیا کے جلوے	کہاں ہے وہ ماتا کوشلیا سی رانی
کہاں ہیں وہ گوتم کے گن کی سبھائیں	کہاں ہے وہ شہرِ گیا کا گیانی
کہاں ہیں وہ اجداد و اسلاف تیرے	کہاں ہیں وہ عہدِ گذشتہ کے بانی
بہت ہیں جو مرگھٹ میں پھونکے گئے ہیں	بہت ہیں جو زیرِ زمیں ہیں نہانی
ذرا کھول آنکھیں تو غافل کہاں ہے	بڑی بے بھروسہ ہے یہ زندگانی

اُٹھا دل کو اس گلشنِ ماسوا سے

لگا اس خدا سے جو تو ہے لگانی

سیکرٹریان تبلیغ باقاعدہ اپنی ماہوار رپورٹ دفتر میں بھیجتے رہیں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

تحریک اجرائے بدر برائے لائبریریاں وغیرہ

احباب کرام! سلسلہ تبلیغ احمدیت کا ایک ذریعہ مدارس۔ کالجوں اور پبلک لائبریریوں میں بدر بھجوانا ہے اس مد میں مکرم جلال الدین صاحب تاجر سورت نے ایک تاجر مکرم سیٹھ محمد بھائی صاحب غلام حسین صاحب لکڑ والا سکنہ ویکل پور ضلع بھڑوچ سے اکادن روپے دلوائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس مد میں قریباً تین سو تین صد روپیہ نقد اور وعدوں کی صورت میں ہو چکا ہے دیگر احباب بھی توجہ فرمائیں اور دل کھول کر اس مد میں اعانت فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی یا اس کے کسی رشتہ دار کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۰۳۵ ق۔ منکہ عبدالسمیع خاں ولد عبدالرشید خاں صاحب عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بنارس محلہ مدنپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲/۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت ماہوار آمد ۱۰۰ روپیہ ہے اور اس کے علاوہ غیر منقولہ جائداد مالیتی ۴۰۰۰۰ چالیس ہزار روپے ہے جس میں چار بھینسیں شامل ہیں۔ میں اپنے حصہ ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی کمی بیشی آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتا رہوں گا۔
گواہ شد غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔ ۲/۵ ۷۔ العبد عبدالسمیع ۷ فروری ۱۹۵۲ء۔
گواہ شد عبدالستار سینیٹری انسپکٹر محلہ مدنپورہ بنارس ۲/۵ ۷۔

نمبر ۱۳۰۳۶ ق۔ منکہ محمد عاشق حسین ولد محمد ناظر صاحب مرحوم عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ تاراپور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۵ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ زرعی و غیر زرعی ایک صد بیگھا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آمد ۱۳۱۱ روپے سالانہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر بھی جس قدر جائیداد ثابت ہو سکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال ۲/۵ ۲۲۔ العبد محمد عاشق حسین ساکن خانپور ملکی ۲/۵ ۲۲ گواہ شد سمیع اللہ مبلغ بہار ۲/۵ ۲۳

نمبر ۱۳۰۳۲ ق۔ منکہ سردار محمد خاں ولد دیوی رام عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ساندھن ڈاکخانہ اچھنیرا ضلع آگرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۵ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت ۱۰ بیگھے زرعی زمین ہے۔ اس کی سالانہ آمد ۱۵۰ روپے ہے۔ میں آمد اور زمین اور آمد مذکور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
گواہ شد غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔ العبد سردار محمد خاں گواہ شد عطاء اللہ خاں دیہاتی مبلغ حلقہ ساندھن ۱/۵ ۴

نمبر ۱۳۰۴۰ ق۔ منکہ کلیم الدین ولد حافظ عبدالحی صاحب (غیر احمدی) عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن لودھی پور ڈاکخانہ شاہجہانپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۴۹ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری کوئی جائداد نہیں ہاں ماہوار آمد ۷۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر بھی اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
گواہ شد غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔ العبد کلیم الدین بقلم خود گواہ شد حافظ سخاوت علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہجہانپور ۱۲/۴۹ ۷

نمبر ۱۳۰۹۳ ق۔ منکہ حمیدہ مالاباری زوجہ مکرم فخر الدین صاحب مالاباری حال قادیان عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی مالاباری آج بتاریخ ۲/۵۲ ۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپے ہے جو خاوند محترم کے ذمہ ہے اس کے ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے خاوند کی طرف سے مجھے ۶ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اس کی ادائیگی ماہ بماہ کرتی رہوں گی۔ نیز اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتی رہوں گی۔ میری وفات پر بھی میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی وارث بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ (دستخط) حمیدہ
گواہ شد (دستخط) فخر الدین (صاحب خاوند موصیہ) گواہ شد ملک بشیر احمد درویش دارالمسیح قادیان

ایک ضروری تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۱۴ رمئی ۱۹۵۲ء صفحہ ۴ پر جو نقشہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی مستقل قیام گاہ شائع ہوا ہے۔ اس میں دالان حضرت ام المومنین (۱) کی شمالی جانب بجائے کھڑکی کے کھڑکی لکھا ہوا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔
عنوان نمبر ۱۲ پر ہے۔

بقیہ رپورٹ صفحہ نمبر ۵

کو۔ حالانکہ اگر ایک ممبر کو پانچ روپیہ کا لٹریچر ارسال کیا جائے تو پھر بھی پانچ چھ سو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایسی رقم ہو جو ہماری موجودہ مالی حالت کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہے جبکہ ملک کے دوسرے طبقات بھی ویسی اہمیت و ضرورت رکھتے ہیں۔

انگریزی میں خط و کتابت اسی سلسلہ میں مرکزی دفتر سے دو صد سے زائد انگریزی چٹھیاں لکھی گئیں۔ اور اسی طرح انگریزی دان طبقہ کے ایک حصہ کو احمدیت سے روشناس کرایا گیا۔

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انگریزی میں غیر مسلم حضرات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حضور انور کے اخلاق فاضلہ سے آگاہ کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک مختصر کتاب میں اخلاق کا حصہ دیباچہ تفسیر کبیر از حضرت اقدس سے کچھ اضافہ کر کے شائع کرنے کیلئے بعض مخیر ذی ثروت احباب میں تحریک کی گئی۔ چنانچہ کلکتہ کے ایک دوست مکرم میاں محمد حسین صاحب تاجر نے اپنی مرحومہ اہلیہ کی طرف سے کچھ قدر روپیہ دیا۔ یہ کتاب اس وقت دہلی میں چھپ رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی خدا تعالےٰ اسے ہر طرح موجب برکت و ہدایت بنائے۔ آمین۔

نشر و اشاعت چالیس مبلغین اور ۱۱۵ جماعتوں کے لئے مناسب لٹریچر مہیا کرنے کے لئے عرصہ زیر رپورٹ میں بعض نئے ٹریکٹ شائع کئے گئے بعض زیر طبع ہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مضمون "ضرورت تہذیب" کے متعلق شائع کیا گیا۔ اڑیہ زبان میں بھی لٹریچر زیر طبع ہے بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے مفید اور مناسب لٹریچر کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے مگر مرکز کے پاس اتنا فنڈ نہیں اس لئے امسال جلسہ سالانہ میں نمائندگان نے یہ تجویز پاس کی۔ کہ طوعی طور پر احباب جماعت اس مد میں حصہ لیں۔ چنانچہ بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے ایسے وعدے بھی موصول ہوئے اور کچھ رقوم بھی آنے لگیں لیکن ضرورت کے مقابل پر ایسے چندہ جات کی آمد غیر تسلی بخش ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ حالات کی نزاکت کو سمجھیں اور سازگار ماحول سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مرکز کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اور اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے خاص سعی کریں۔ کیونکہ اسی کے نتیجہ میں احمدیت کے شیدائی پیدا ہونگے۔ اور وہ قربانی کرنے والوں کا ہاتھ بٹائیں۔ اب ہمارا اپنا فرض ہے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں تا ہمارا حلقہ احباب زیادہ وسیع ہو۔ وباللہ التوفیق۔

اس جگہ اس بات کا ذکر دینا نامناسب نہ ہوگا کہ اس وقت سوائے چند مبلغین کے ملک میں پھیلے ہوئے اکثر مبلغین کو صرف تین چار روپے ماہوار اوسطاً جملہ سفر ڈاک خرچ کے لئے دیا جاتا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس رقم کے ساتھ ایک مبلغ تبلیغ کے حلقہ کو کس طرح وسیع کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں لٹریچر کے لئے صرف دو ہزار روپیہ کے مصارف ہم کر سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار روپیہ احباب کرام سے بذریعہ چندہ جمع کرنا ہوگا۔ ہندوستان کے چالیس کروڑ افراد کی تبلیغ کے لئے یہ رقم جس قدر قلیل ہے ظاہر ہے۔

الغرض حالات اچھے ہیں خدا کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں۔ قربانی کرنے والے مخلصین کے لئے آسمان سے ثواب حاصل کرنے کی صدائیں آ رہی ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود بیدار ہو اپنے ہمسایہ احمدی کو بیدار کرے اور خدا اسکے دین کی خاطر اپنی جان و مال کو پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائے تا اس سے وہ ابدی زندگی پائے اور ہمیشہ کا سرور اور راحت اسے نصیب ہو۔ خدا مخلصین کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور سُست افراد کو چُست کرے۔ اور کام کرنیوالوں کے علم و صحت میں برکت ڈالے اور ان کے لئے اپنے فضل و رحمت کے دروازے کھول دے۔ آمین۔

جملہ خریداران بدر

کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ہر پرچہ مقررہ تاریخ پر ہر خریدار کے نام روانہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو بروقت پرچہ نہ ملے تو اپنے مقامی ڈاکخانہ سے دریافت فرمائیں۔ اور دفتر ہذا میں بھی اطلاع دیں۔ تا قادیان کے ڈاکخانہ سے بھی انکوائری کی جا سکے۔ (مینجر)